بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

ہفت روزہ

بدر

قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ششماہی ۵۰-۳ روپے
ممالک غیر ۵۰-۷ روپے
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۹ | ۱۴ صلح ۱۳۳۹ ہش | ۱۴ رجب ۱۳۷۹ھ | ۱۴ جنوری ۱۹۶۰ء | نمبر ۲

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۲ جنوری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ربوہ سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی البتہ اخبار الفضل میں شائع شدہ مورخہ ۸ جنوری دن کے وقت پونے دس بجے کی رپورٹ مظہر ہے کہ

کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی مگر شام کے بعد اعصابی بے چینی کی تکلیف ہو گئی رات نیند آ گئی اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور کی کامل و عاجل شفایابی اور درازی عمر کے لئے دلدردل سے دعاؤں میں لگے رہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد صحت یاب فرمائے۔ آمین۔

ربوہ ۹ جنوری حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل بہتر رہی درد میں کمی رہی مگر ابھی کلائی کی حرکت میں بہت خفیف سا فرق پڑا ہے۔ احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۲ جنوری۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ۔

۱۹۵۹ء کے اہم واقعات پر ایک نظر

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن قادیان

میں اپنی زیارت قادیان کے بعد ۲۵ دسمبر کو بمبئی پہنچا تو اس وقت بمبئی کی سڑکوں پر کاغذ کے بڑے بڑے ستارے اکسمس کی مبارکباد پیش کر رہے تھے۔ شہر کا وہ حصہ جہاں عیسائیوں کی آبادی ہے۔ دلہن کی طرح سجا ہوا تھا اور کا فذکی خوشنما ستیوں میں "سال نو" کا تحفۂ امن و خوشحالی" سجا سجا کر پیش کیا جا رہا تھا۔ یہ مسیح ناصری کی پہلی پیدائش کی خوشی تھی۔ اس وقت میرا دل بھی ایک مسرت سے ہم کنار تھا۔ یعنی مسیح ناصری کی آمد ثانی کی خوشی سے اور ان کے اس پیغام امن و خوشحالی" سے جس کی یاد میں ہم اڑسٹھواں سالانہ جلسہ منا کر واپس آ رہے تھے۔

فلسفۂ زمان و مکان کچھ بھی ہو۔ ہم صرف اتنا جانتے ہیں کہ ہم وقت کی رفتار کے [illegible] قدم ملا کے چلنے پر مجبور ہیں ہم [illegible] تیز و تند لہریں بھی اپنے ساتھ بہائے جا رہی ہے۔ ہم اپنی اس رفتار سا دریا کو دن رات ہفتہ مہینہ اور سال کے پیمانے سے ناپتے ہیں۔ اس صدی کا انسٹھواں پیمانہ لبریز ہو گیا۔ اور اب ۱۹۶۰ء کا پیمانہ ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ اب یہ پیمانہ بھی سال گذشتہ کی طرح توقع ہے ملکی اور بین الاقوامی معاملات سے لبریز ہو گا۔

۱۹۵۹ء ہم جب ۱۹۵۹ء کی سالانہ روداد پر نظر ڈالتے ہیں تو انقلابات زمانہ کا ایک مرقع ہمارے سامنے آتا ہے اس سال سائنس و صنعت کی ترقی اوج کمال کو پہنچ گئی ہے۔ روسی سائنس دانوں نے راکٹ سازی میں اعلیٰ فنی مہارت کا مظاہرہ کیا۔ ان کا ایک راکٹ بھٹک کر نظام شمسی میں داخل ہو گیا تو دوسرا ٹھیک اپنے نشانہ پر پہنچا اور چاند پر اترا۔

اسی سال امریکی سائنس دانوں نے جو ہمہ جہتی ترقی کی اگر اس سے ایک طرف فلکیات سے متعلق نئے نئے انکشافات ہوتے ہیں تو دوسری طرف روزمرہ کی زندگی مسرت بخش اور خوشگوار بنانے میں مدد ملتی ہے۔

اسی سال امریکی سائنس دانوں نے کمروں کو گرم رکھنے کا ایک نیا تجربہ کیا۔ عمل جراحی میں حیرت انگیز دسترس دکھائی کہ ایک شخص کی پنڈلی جو کسی حادثہ کی بنا پر کاٹ دی گئی تھی دوبارہ جوڑ دی گئی۔ یہ فن جراحت کا ایک بے مثال کارنامہ سمجھا گیا ہے۔ ایک ننھا سا ریڈیو سیٹ بھی تیار کیا۔ اتنا چھوٹا ریڈیو سیٹ آج تک کسی نے تیار نہیں کیا تھا۔

فلکیات ۱۹۵۹ء میں امریکہ نے فلک پیمائی میں بھی بڑی دانائی۔ حوصلہ مندی اور مہارت کا اظہار کیا۔ امریکی ہوائی بیڑے کے ایک جیٹ طیارے نے ۱۰۳۳۹۶ کی بلندی تک پرواز کر کے ایک ریکارڈ قائم کیا۔ ایک اور امریکی ہوائی جہاز نے ۱۲۱۶ میل گھنٹہ کی رفتار سے اڑان کر کے پرواز کا ریکارڈ توڑ دیا۔

خلائی سفر میں استعمال کئے جانے والے لباس اور آلات وغیرہ کی آزمائش کے لئے بھی اس سال ایک امریکی ہواباز ۷۶۴۰۰ فٹ کی بلندی سے کود پڑا۔ وہ پچاس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے زمین کی طرف گرتا رہا جب زمین ۱۲ ہزار فٹ دور رہی تو اس کی چھتری کھلی۔

زہرہ پر آثار زندگی اسی سال امریکہ کے دو غبارہ بردار ماہروں نے سولہ انچ قطر والی ایک ایک دوربین ۸۱ ہزار فٹ کی بلندی پر پہنچائی اور اس کے ذریعہ زہرہ سیارہ کے گرد پانی کے بخارات دریافت کئے۔ جس سے معلوم ہوا کہ زہرہ پر زندگی کے آثار پائے جاتے ہیں۔

اسی طرح اس سال انہوں نے راڈار کے ذریعہ زہرہ سے پیغام رسانی کا سلسلہ قائم کیا۔ زمین کا پیغام زہرہ پر ۵ منٹ میں پہنچا۔ اور اتنی ہی دیر میں پیغام وہاں سے زمین پر آیا۔ اس طرح زہرہ کی صحیح مسافت کا اندازہ [illegible] کیا۔ اور معلوم ہوا کہ یہ سیارہ زمین سے ۶۷ لاکھ میل دور واقع ہے۔

اس سال امریکی سائنس دانوں نے ۸۰ غباروں کا ایک بیڑا خلا میں بھیج کر کاسمک شعاعوں۔ ستاروں اور کہکشاں کے متعلق بھی بہت سی نئی باتیں دریافت کیں۔ خلا میں بادلوں سے لپٹی ہوئی کچھ ایسی مدھم شعاعوں کے قطعات نظر آئے۔ جن کے متعلق یہ قیاس کیا جاتا ہے کہ یا تو نئی کہکشاں بن رہی ہے یا کہکشاں میں تصادم ہوا ہے۔ انہوں نے راکٹ میں رکھے ہوئے ایک کیمرے کے ذریعہ ۱۲۵ میل کی بلندی سے سورج کے تمام رخوں کی تصویر بھی لی۔ اس تصویر میں سورج میں عام طور پر آندھیاں چلتی نظر آتی ہیں۔ اور سورج عام طور پر جتنا بڑا دکھائی دیتا ہے تصویر میں اس سے دوگنا نظر آتا ہے۔ امریکہ کی کیلی فورنیا یونیورسٹی نے امسال ۱۵۰ انچ قطر والی دوربین سے یہ بھی معلوم کیا کہ سورج نے اپنا مقناطیسی کرہ بدل دیا ہے۔

طبیعات اسی طرح اس سال طبیعات میں بھی بہت سے نئے امور دریافت ہوئے۔ سمندری ماہرین نے بحر منجمد شمالی میں ایک ایسے غرق شدہ جزیرے کا پتہ لگایا جس کے متعلق قیاس کیا جاتا تھا کہ وہاں کوئی زندگی نہیں پائی جاتی۔ لیکن وہاں بھی مختلف قسم کے جانور پائے گئے۔ ایک پہاڑی سلسلہ بھی سمندر کی گہرائیوں میں دریافت ہوا جس کی ایک چوٹی کی بلندی ۱۴۰۰۰ فٹ ہے۔

مادیت و روحانیت کی جنگ اس سال مادیت اور روحانیت کی جنگ نے بھی شدت اختیار کی اس جنگ میں ہم نے مادیت کا اضمحلال اور روحانیت کا استقلال دیکھا۔ مسٹر خروشچیف کی خدا بیزاری اور صدر آئزن ہاور کی خدا پرستی کا مقابلہ بھی دیکھا۔ اور آزاد جمہوری ممالک میں کمیونزم کی بڑھتی ہوئی غیر مقبولیت بھی دیکھی۔

بین الاقوامی سیاست اس سال ہم نے بین الاقوامی مدبروں کو چوٹی کانفرنس پر چڑھتے اترتے دیکھا۔ افریقہ کی تحریک آزادی۔ الجیریا کی تگ و دو اور جنرل ڈیگال کی صدارت دیکھی۔ عراق کو پھر ایک سیاسی کروٹ لینے کی خواہش میں مبتلا پایا۔ پاکستان کو بھیروں جکڑ لے کر [illegible] کے بعد ایک نئی سیاسی تجربہ گاہ میں اترتے پایا۔ یعنی بنیادی جمہوریت کے قیام کی کوشش دیکھی۔

اس سال سیاسی پہلوانوں کو کرتب بدلتے۔ دوستوں کو دشمن اور دشمنوں کو دوست بنتے دیکھا۔ تبت پر عوامی چین کا قبضہ۔ دلائی لامہ کا فرار۔ کیرالا کی کمیونسٹ وزارت کا سقوط۔ ہند و چین کا سرحدی نزاع۔ ریاست بمبئی کی تقسیم کا فیصلہ مسلم لیگ سے کانگریس اور پرجا سوشلسٹ پارٹی کا اتحاد۔ اور کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا پر دطن دشمنی کا الزام یہ ۱۹۵۹ء کے ہندوستان کی داخلی و خارجی سیاست کے اہم موضوع ہیں۔

ہند و پاک تعلقات امسال ہندوستانی مس[illegible]

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۱۴ر جنوری ۱۹۶۰ء

ربوہ میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

قادیان میں جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ بخیرو خوبی منعقد ہو کر ختم ہوا۔ اور اب چند روز بعد دارالہجرت ربوہ میں جماعت کا سالانہ جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ امسال پاکستان میں بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات کی وجہ سے ربوہ میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ اپنی مقررہ تاریخوں ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ر دسمبر کی بجائے ۲۲ ۲۳ و ۲۴ جنوری کو منعقد ہو رہا ہے۔ خدا تعالے سے دعا ہے کہ وہ اس روحانی اجتماع کو ہر طرح سے کامیاب بنائے اور جس غرض کے لئے اس کا اجراء اس کے ایک پاک بندے کے ذریعہ محض اس کے حکم سے عمل میں آیا ہے وہ باحسن وجوہ پورا ہو۔ آمین۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر شخص جو اس موقعہ پر دور دراز مقام سے سفر کی صعوبتیں برداشت کرتا ہوا مرکز احمدیت میں پہنچتا ہے اس کی تمام تر غرض وہ روحانی اور دینی فائدہ حاصل کرنا ہے جس کے حصول کے لئے اس مبارک اجتماع کی بنیاد ڈالی گئی۔ تقسیم ملک سے قبل قادیان میں اور اس کے بعد ربوہ میں دنیا کے اکناف سے شمع احمدیت کے پروانے ہزاروں کی تعداد میں جمع ہوتے ہیں۔ اور یہ تعداد خدا کے فضل سے ہر سال ہی بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اور جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والا ہر شخص یا قوت من کل فج عمیق کا خدائی وعدہ زیادہ شان کے ساتھ پورا ہوتے خود مشاہدہ کرتا ہے۔ چنانچہ گذشتہ سال یہ تعداد ایک لاکھ تک پہنچی ہوئی تھی۔ اب ذرا اس حالت کا ۷۰ سال قبل کی اس حالت سے مقابلہ کریں جبکہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو خدا تعالے نے یہ خوشخبری دی۔ کہ کثرت کے ساتھ لوگ تیرے پاس آئیں گے۔ تو یہ موازنہ بجائے خود جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس بانی علیہ السلام کی صداقت کا ایک ناقابل تردید ثبوت بلکہ ایک زندہ نشان بن جاتا ہے۔

جلسہ سالانہ کا تقریری پروگرام اسی پرچہ میں دوسری جگہ درج کیا گیا ہے۔ اس میں علماء سلسلہ کی تقاریر کا بھی ایک حصہ ہے۔ لیکن جلسہ کی روح رواں جماعت احمدیہ کے امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کا وجود باجود ہوتا ہے۔ [illegible] کے روح پرور خطاب سننے اور حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے، یہ لوگ دراز کے سفر اختیار کرکے [illegible] آتے ہیں۔

جب یہ دونوں مبارک مواقع میسر آجاتے ہیں تو دورانِ سفر کی جملہ تکالیف نہ صرف بھول جاتی ہیں۔ بلکہ لوگ واپسی پر تازہ ایمان اور خدمت و اشاعت دین کا ایک نیا جذبہ اپنے ساتھ لے کر جاتے ہیں!!

احباب کو اس بات کا بخوبی علم ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز ایک لمبے عرصہ سے علیل چلے آتے ہیں۔ اگرچہ کچھ عرصہ سے حضور کی حالت رو بصحت ہے۔ لیکن سالانہ جلسہ میں تقاریر اور ملاقات کا متوقع بوجھ بھی کچھ کم نہیں جس کے لئے احباب کو زیادہ توجہ کے ساتھ خدا تعالے کے حضور دعاؤں میں لگ جانے کی ضرورت ہے۔ حضور نے بارہا اس امر کو واضح فرمایا ہے کہ احباب جماعت کی غیر معمولی توجہ والی دعائیں حضور کی صحت پر نمایاں طور پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ پس جلسہ سالانہ کے متوقع غیر معمولی کام کے پیش نظر احباب کو بھی اپنی دعاؤں کی طرف زیادہ متوجہ ہو جانا چاہیئے۔ خدا کرے کہ حضور صحت و عافیت کے ساتھ اپنے خدام کو جلسہ کے تینوں روز خطاب فرمائیں۔ اور لوگ جو گوناگوں عوائق اور مجبوریوں کی وجہ سے ذاتی طور پر حاضر ہونے سے قاصر رہے ہیں حضور کے روح پرور خطابات کے اشاعت پذیر ہونے پر سلسلہ کے اخبارات کے ذریعہ مستفید ہو سکیں اور جلسہ پر جانے والے حضور کی تقاریر کو براہ راست سننے اور حضور سے ملاقات کرنے کا شرف حاصل کر سکیں۔ آمین۔

تبلیغ کا بڑا ذریعہ

وقف جدید کے نئے سال کے آغاز پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کا جو روح پرور پیغام شائع ہوا ہے احباب اس کا مطالعہ فرما چکے ہیں۔ کس قدر ایمان افروز ہے۔ یہ حقیقت جس کی طرف حضور نے اشارہ فرمایا کہ:

"وہ دن آ گئے ہیں جب ساری دنیا احمدیت کے ذریعہ اسلام میں داخل ہوگی"!

یہ دنیا دارالاسباب ہے ہر کام کے لئے اس کے مقررہ اسباب کو کام میں لانا اور اس کے مناسب حال جدوجہد کرنا اسلامی تعلیم کے عین مطابق اور خدا تعالے کی خوشنودی اور اس کی برکتوں کے حصول کا ذریعہ ہے۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے دنیا کو واقف و آگاہ کرنا ہر مخلص احمدی کا فرض ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ اس وقت احمدیہ جماعت حقیقی معنوں میں خدمت و اشاعت دین کو ایک عالمگیر پروگرام کے مطابق سرانجام دینے کا بیڑہ اٹھائے ہوئے ہے۔ اور خدا تعالے کی تائید اور نصرت سے یہ کام وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ ساری دنیا کو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کر دینا اور اسلامی تعلیم سے سب لوگوں کو اس طور پر مانوس کر دینا کہ وہ اس مبارک تعلیم ہی میں اپنے لئے ہر قسم کی خیر و برکت جان کر اس کی طرف رجوع کریں کوئی آسان کام نہیں اس کے لئے پہلا قدم تو اخراجات کا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے اپنے پیغام میں فرمایا ہے کہ

"تبلیغ کرنا ہر احمدی کا فرض ہے نہ معلوم آپ اس میں کتنا حصہ لیتے ہیں لیکن اس زمانہ میں تبلیغ کا بڑا ذریعہ اشاعتِ دین کے لئے چندہ دینا ہے"

ہر شخص اپنے مخصوص حالات کے پیش نظر ضروری نہیں کہ خدمت دین کے لئے اپنی زندگی وقف کر سکے یا عملی تبلیغ کے لئے خاطر خواہ وقت دے سکے۔ لیکن اپنا کاروبار کرتے ہوئے اور دوسرے مشاغل میں مصروف رہتے ہوئے اگر اپنی پاک کمائی سے کچھ حصہ اشاعت دین کے لئے بھی دے دے تو وہ بآسانی تبلیغ میں حصہ دار بن سکتا ہے۔ اس وقت سلسلہ کی طرف سے کئی قسم کے چندے جاری ہیں۔ اور حسب توفیق سب میں حصہ لینا احمدیوں کے لئے "سعادت" کا موجب ہے۔ سورۃ صف میں خدا تعالیٰ نے مومنوں کو ایک ایسی تجارت کی طرف متوجہ کیا ہے جو انہیں عذاب الیم سے نجات دے اور وہ تجارت ایمان باللہ و ایمان بالرسل کے بعد مالی لحاظ سے خدا کی راہ میں مالی جہاد ہی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نے اس سلسلہ میں بھی ایک بے نظیر نمونہ قائم کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس غریب جماعت نے وہ کام کر دکھایا ہے جو بڑی بڑی اسلامی حکومتیں کرنے سے قاصر ہیں۔ تاہم تیزی سے قدم آگے بڑھانے کی ضرورت ہے تا وہ بلند مقصد جلد حاصل ہو جس کے پیش نظر یہ مقدس جماعت ایک عرصہ سے جدوجہد کر رہی ہے!!

مروجہ نصاب تعلیم اور مسلم طلباء

حصول آزادی کے بعد ہندوستان نے اپنے لئے غیر مذہبی (سیکولر) حکومت اختیار کرکے اس فیصلہ کا اعلان کر دیا کہ اس ملک کے نظام حکومت میں کسی قسم کی مذہبی جانبداری نہیں ہوگی اور ملک کے مختلف عناصر کو اپنے اپنے عقیدہ و مسلک کی نہ صرف آزادی حاصل ہوگی بلکہ اس کے مطابق اس کو نشوونما حاصل کرنے اور اپنی آئندہ نسلوں کو تربیت دینے کے لئے آزادانہ مواقع حاصل ہوں گے مگر باوجود اس کے کہ ملک میں نافذ ہونے والے جملہ قوانین اور دوسری قسم کی جدوجہد اکثریت کے فیصلہ سے عمل میں آتی ہے۔ اسلئے بسا اوقات بعض فیصلے اقلیت کے حق میں کچھ زیادہ سود مند نہیں ہوتے۔ انہی میں سرکاری درسگاہوں میں مروجہ نصاب تعلیم بھی ہے۔ چونکہ کتب نصاب تیار کرنے والے اکثریتی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں اسلئے لازماً ان ہی کے مذہبی خیالات اور اصول کا انعکاس کتب نصاب میں عمل میں آتا ہے اور یہی بات اقلیتی فرقہ مذہبی نقطۂ نگاہ سے غیر مفید بن جاتی ہے۔ چنانچہ اسکی اصلاح و درستی کے لئے وقتاً فوقتاً آوازیں بلند ہوتی رہی ہیں۔ اور کہیں کہیں متعلقہ شعبے ان پر توجہ بھی دیتے ہیں مگر جس صورت میں کہ ایسی شکایات کا سلسلہ چلتا ہی چلا جا رہا ہے۔ اور انکے سدباب کا کوئی خاص ذریعہ نظر نہیں آتا حال ہی میں ایک معاصر نے بڑی عمدہ تجویز پیش کی ہے اس کا کہنا ہے کہ ہندوستانی مسلمان اگر چاہتے ہیں کہ انکی آئندہ نسل اسلامی تعلیم سے بیگانہ نہ ہو اور وہ اپنی مخصوص تاریخ سے واقف و آگاہ ہو اور اس کے عقائد و خیالات میں بیرونی خیالات اثر انداز نہ ہوں تو اس کی آسان ترین دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔

اول یہ کہ تمام والدین اس فرض کی طرف زیادہ توجہ دیں اور اپنے گھروں میں بچوں کی اس کمی کو پورا کرنے کا اہتمام کریں مگر ظاہر ہے کہ ہر شخص کے لئے اس بات سے پورے طور پر عہدہ برآہ ہونا حد امکان میں نہیں۔ اسلئے دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ ایک خاص تنظیم کے ماتحت ایسا اہتمام کیا جائے کہ مسلم طلباء کو روزانہ ایک جگہ جمع کر کے انہیں کتب نصاب میں ایسے اسباق کے متعلق صحیح راہنمائی کی جائے جن کا سواد کسی جہت سے اسلامی نقطۂ نگاہ سے ہوتا ہے

جہاں تک احمدیہ جماعت کا تعلق ہے خدا تعالے کے فضل سے ہماری جماعت ہمیشہ ہی ان باتوں کی طرف توجہ دیتی ہے اور تمام احمدی گھرانے اسلامی ماحول میں اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کرتے ہیں یا اس کوشش میں رہتے ہیں۔ اور اجتماعی طور پر بچوں کو اسلامی [illegible] روشناس کرنے کے سلسلہ میں بھی ہماری جماعت کو بہت زیادہ سہولت حاصل ہے۔ کیونکہ حضرت امام [illegible] جماعت افراد کو [illegible] اطفال، خدام، انصار اور لجنہ اماء اللہ کی تنظیموں میں منظم کر رکھا ہے اس لحاظ سے خدام و انصار کا فرض قرار پاتا ہے کہ وہ اپنے ہاں ان باتوں کا خاص خیال رکھیں اور اپنے روزمرہ کے [illegible]

خطبہ جمعہ

کامل انسان وہ ہے جس کی سب قربانیاں خدا تعالیٰ کیلئے ہوں!

اس طرح وہ اپنے ظاہری محسنوں کا بھی شکریہ ادا کر دیتا ہے اور خدا تعالیٰ کا بھی جو اصل محسن ہے

قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین کی نہایت لطیف اور پر معارف تفسیر

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۲ر اگست ۱۹۴۹ء بمقام پارک ہاؤس کوئٹہ

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

قل ان صلاتی ونسکی و
محیای ومماتی للہ رب
العلمین

اس کے بعد فرمایا
میں نے

پچھلے خطبہ میں

بتایا تھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز کو مختلف تبدد کے ساتھ مقید کر دیا ہے اور ایسی صورت میں پیش کیا ہے کہ وہ تمام نمازوں سے بہت بڑھ جاتی ہے اور یہی وہ صلوٰۃ ہے جس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے حاصل ہے۔

دوسری چیز

جس کا اس آیت میں ذکر کیا گیا ہے نسکی ہے۔ نُسُکٌ نَسِیْکَۃٌ کی جمع ہے جو نَسَکَ سے نکلا ہے اور نَسَکَ کے معنے ہوتے ہیں کسی نیک کام کو بغیر اس کے کہ اس کے کرنے کا حکم دیا گیا ہو۔ بغیر اس کے کہ اس کی ذمہ داری کسی پر ڈالی گئی ہو۔ اپنی خوشی اور مرضی سے کسی شخص نے سرانجام دیا اور اس نیت سے کام کیا کہ خدا تعالیٰ کی رضا اسے حاصل ہو جائے۔ اس مفہوم کو مدنظر رکھتے ہوئے نسیکۃ کا لفظ ایسی قربانی پر دلالت کرتا ہے جو خالصۃً للہ ہو اور پھر اپنی خواہش اور ولولے اور طبعی رغبت کے ماتحت کی جائے۔ اس میں جبر اور حکم کا دخل نہ ہو۔ جبر اور حکم کے ماتحت کی جانے والی بھی للہ ہو سکتی ہے۔ لیکن وہ مشتبہ ہوتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ دیکھنے والا اس کے متعلق ایسا شبہ کرے کہ شاید اگر حکم نہ دیا جاتا تو قربانی کرنے والا قربانی نہ کرتا۔

پھر نَسِیْکَۃٌ ایسے چاندی اور سونے کو بھی کہتے ہیں جس میں سے ہر قسم کی میل نکال دی جائے۔ اس لحاظ سے

نَسِیْکَۃٌ کے معنے

اس فعل کے بھی ہو سکتے ہیں۔ جو ہر قسم کے نقص اور خرابی سے پاک ہو ہر زبان کا یہ قاعدہ ہے کہ کسی لفظ کے جتنے معنے ہو سکتے ہوں وہ سب کے سب اپنی ذات میں مستقل سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ ان تمام معنوں میں روح ایک ہی پائی جاتی ہے اور ہر مفہوم دوسرے مفہوم سے مشابہت کے رشتہ سے وابستہ ہوتا ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسا سونا اور چاندی جس میں سے ہر قسم کی میل نکال دی جائے۔ نسیکۃ کے مستقل معنے ہیں۔ اور ان دونوں معنوں کو اگر ملا کر دیکھا جائے تو دونوں مشابہت کے رشتے سے آپس میں وابستہ ہیں کیونکہ ہر وہ قربانی جو مصفیٰ ہو۔ غیر چیز کی اس میں ملونی نہ ہو محض للہ ہو وہ قربانی بھی ہر قسم کے عیب اور نقص سے صاف ہو جاتی ہے اور ہر قسم کی میل سے صاف کی ہوئی چاندی اور سونے میں بھی

یہی معنے پائے جاتے ہیں

یعنی اس میں سے بھی غیر جنس کو نکال دیا جاتا ہے ان دونوں معنوں کو مدنظر رکھ کر یہاں نسیکۃ کے معنے اس قربانی کے ہوں گے جو ہر قسم کی خرابی اور نقص سے پاک ہو۔ خالصۃً للہ ہو۔ اور کوئی غیر چیز جس کے لئے قربانی نہیں ہونی چاہیئے اس میں شامل نہ ہو۔ پھر وہ قربانی طبعی رغبت سے ہو جبر اور حکم کا اس میں دخل نہ ہو۔ خالصۃً للہ قربانی اور عام قربانی میں

زمین و آسمان کا فرق

پایا جاتا ہے۔ جب صرف قربانی کا لفظ بولا جائے تو اس سے مراد ہر قسم کی قربانی ہوتی ہے مثلاً اگر ہم کہیں کہ فلاں شخص نے اپنے بیوی بچوں کو بھوکا رکھا اور ماں باپ کی خدمت کی تو اسے بھی ہم قربانی ہی کہیں گے۔ یہ نہیں کہ وہ کام جو ماسوی اللہ کے لئے کیا جائے۔ قربانی کی تعریف اس پر صادق نہیں آتی ماسوی اللہ کے لئے جو کام کیا جائے۔ اس کے لئے بھی قربانی کا لفظ استعمال کیا جائے گا۔ احادیث میں آتا ہے کہ تین آدمی سے جو کسی پہاڑی علاقہ میں سے گذر رہے تھے کہ طوفان باد و باراں آیا۔ اور وہ ڈر کے مارے ایک غار میں چھپ گئے جب وہ غار میں چھپے تو ایک بڑی سِل ہوا اور بارش کے زور سے لڑھک کر اس کے دروازہ پر آگری اور

اُن کا رستہ رُک گیا

اُنہوں نے طوفان سے محفوظ رہنے کے لئے غار میں پناہ لی تھی۔ لیکن ہوا اور بارش نے اُن کے باہر نکلنے کا رستہ بھی بند کر دیا ان تینوں کے اندر اتنی طاقت نہیں تھی کہ اس سِل کو دروازہ سے ہٹا سکتے۔ پس تینوں نے آپس میں مشورہ کیا۔ کہ کوئی ایسی تدبیر اختیار کی جائے جس سے یہ سِل دروازہ سے ہٹ جائے۔ اور آخر اُنہوں نے یہ تجویز کی کہ آؤ ہم اپنے کسی خاص فعل کو پیش کر کے خدا تعالیٰ سے یہ دعا مانگیں کہ اے اللہ ہمارے فلاں فعل کی وجہ سے جو خالص تیرے لئے تھا تو ہمیں اس مصیبت سے نجات دے۔ چنانچہ ان میں سے ایک شخص نے خدا تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اے میرے اللہ تو جانتا ہے کہ میرا اور میرے اہل و عیال کا گذارہ بکریوں کے دودھ پر ہے مگر ایک دن

ایسا اتفاق ہوا

کہ میں جلدی واپس گھر نہ پہنچ سکا۔ بہت رات گئے میں گھر پہنچا۔ میرے بڈھے والدین میرا انتظار کرتے کرتے تھکان کی وجہ سے مزید بیدار رہنے کی برداشت نہ کر سکے اور سو گئے جب میں گھر پہنچا۔ تو میرے بچے بھوک کی وجہ سے تڑپ رہے تھے اور بیوی بھی بیتاب تھی۔ میری بیوی نے کہا تمہارے والدین تو تھکان کی وجہ سے سو گئے ہیں۔ لیکن ہم لوگ جاگ رہے ہیں اور کھانے کی انتظار میں ہیں تو ہمیں دودھ پلا دو بچے بھوک کی زیادہ برداشت نہیں کر سکتے۔ میں نے اسے جواب دیا

ماں باپ کا حق

بیوی بچوں پر مقدم ہے۔ میں پہلے انہیں دودھ پلاؤں گا اور پھر بیوی بچوں کی طرف توجہ کروں گا۔ چنانچہ میں نے دودھ کا پیالہ اُٹھایا اور اُن کی پائینتی کھڑا ہو گیا۔ کیونکہ میں انہیں جگانا اور انکی نیند میں خلل انداز ہونا نہیں چاہتا تھا۔ میں نے خیال کیا جب یہ نیند سے خود بخود بیدار ہوں گے تو ان کی خدمت میں دودھ پیش کروں گا۔ لیکن وہ تھکان کی وجہ سے ایسے سوئے کہ ساری رات گذر گئی اور وہ نہ جاگے میرے بچے بھی آخر

بھوک کی برداشت

نہ کر سکے اور نیند کے غلبہ کی وجہ سے سو گئے میں ساری رات والدین کی پائینتی دودھ کا پیالہ ہاتھ میں لئے کھڑا رہا۔ صبح جب وہ نیند سے بیدار ہوئے تو میں نے انہیں دودھ پلایا اور ان کے بعد بیوی بچوں کو دودھ دیا۔ اے میرے رب میری اس میں کوئی ذاتی غرض نہیں تھی۔ میں نے ان سے یہ حسن سلوک صرف اس

فرض کے ادا کرنے کیلئے

کیا جو تو نے مجھ پر عائد کیا تھا اے میرے خدا اگر تیرے نزدیک میرا یہ فعل مقبول ہے تو تو ہم پر رحم کر کے غار کے دروازہ سے یہ پتھر ہٹا دے۔ احادیث میں آتا ہے کہ ان تینوں میں سے ہر ایک شخص جب اپنی کسی خاص قربانی کو پیش کر کے خدا تعالیٰ سے دعا کرتا تو پتھر کا کچھ حصہ دروازہ سے ہٹ جاتا۔ جب تیسرے شخص نے دعا کی تو آندھی زور سے چلی اور پتھر کے باقی حصہ کو بھی غار کے دروازہ سے پرے ہٹا کر لے گئی۔ اب یہ چیز بھی قربانی کہلائے گی لیکن اس میں

احسان کا بدلہ

اتارنے کا پہلو زیادہ پایا جاتا ہے۔ اس شخص نے والدین کی خاطر جو فعل کیا وہ اس احسان کی قدر کی وجہ سے تھا جو والدین نے اس پر کیا تھا۔ اس قدر کی وجہ سے اس نے ساری رات جاگتے ہوئے کاٹی۔ اپنے بیوی بچوں کو بھوکا رکھا۔ اور جب تک والدین کو دودھ نہ پلا لیا اپنے بیوی بچوں کو نہ پلایا۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ قربانی نہیں تھی۔ مگر اس کے خالصۃً للہ ہونے میں دوسروں کو شبہ ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اور بہت سے واقعات پائے جاتے ہیں جن میں وہ لوگ جن پر کسی کا احسان ہوتا ہے اس شخص کی خاطر اپنی جانیں تک قربان کر دیتے ہیں مقتولوں کی۔

تاریخ کا واقعہ

کہ ہمایوں کا وزیر جب شکست کھا کر بھاگا جا رہا تھا تو سندھ میں اُسے پٹھانوں نے گھیر لیا اور سمجھ لیا کہ یہی ہمایوں کا وزیر ہے۔ ان کے ساتھ ایک خادم بھی تھا اس نے حملہ آوروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا وزیر میں ہوں وہ نہیں اور وزیر کہہ رہا تھا کہ وزیر میں ہوں وہ نہیں آخر اس خادم نے اتنے زور اور اصرار کے ساتھ اپنے آپ کو بطور وزیر پیش کیا کہ حملہ آوروں کو یقین ہو گیا کہ یہ غلام ہی اصل وزیر ہے۔ چنانچہ انہوں نے اسے قید کر لیا اور پھانسی دے دی۔ اب یہ بھی ایک خاص قربانی تھی۔ لیکن یہ قربانی خالصتہً للہ نہیں ایک محسن کے لئے تھی بالکل ممکن تھا وہ غلام دہریہ ہوتا تب بھی وہ اپنے محسن کے لئے جان قربان کر دیتا۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ

قوم کی خاطر

اس کے رُعب اور وقار کو قائم رکھنے کے لئے اپنی جانوں اور مالوں کی پرواہ نہیں کرتے تھے اور ہر ملک میں اس کی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ جاپانی لوگ کوئی خدا پرست نہیں تھے۔ وہ مشرک اور دہریہ تھے مگر گذشتہ جنگ میں جو قربانیاں انہوں نے کی ہیں ان کے واقعات پڑھ کر حیرت آتی ہے۔ جہاز سے گراتے ہوئے بم کے خطا جانے کا امکان ہو سکتا ہے مگر جنگ میں بعض مواقع ایسے بھی آجاتے ہیں کہ دو منٹ کا بھی وقفہ پڑ جائے تو

دُشمن غالب آجاتا ہے

ایسے وقت پر اگر ہاتھ سے بم پھینکا جائے یا جہاز سے گرایا جائے تو ممکن ہے وہ نشانہ پر نہ بیٹھے۔ لیکن لائف بم کا خطا ہو جانا ناممکن نہیں۔ جاپانی لوگ ایسے مواقع پر بم اپنے سینوں پر باندھ لیتے اور مقابل پارٹی کے مورچوں اور حفاظت کی جگہوں پر کود کر گر جاتے اور خود تباہ ہو جاتے لیکن دشمن کی پوزیشن کو نقصان پہنچا دیتے۔ غرض ملک اور قوم کی خاطر انہوں نے قربانی کی اور ایسی کی جس کے واقعات پڑھ کر حیرت آتی ہے۔ لیکن وہ قوم کی خاطر تھی۔ ملک کی خاطر تھی خالصتہً للہ نہیں تھی

وہ قربانی جو خالصتہً للہ نہ ہو وہ بھی آگے کئی قسم کی ہوتی ہے۔ لوگ قوم کے لئے بھی قربانیاں کرتے ہیں۔ ملک کے لئے بھی قربانیاں کرتے ہیں۔ ماں باپ اور اولاد کے لئے بھی قربانیاں کرتے ہیں۔ ماں اولاد کے لئے جو قربانی کرتی ہے۔ اس کی مثال بہت کم ملتی ہے

دوسری قربانیاں

خواہ کتنی شاندار ہوں ماں کی قربانیوں کی طرح عام نہیں پائی جاتیں۔ مگر ان قربانیوں سے تو کوئی ہستی بھی خالی نہیں۔ بچہ بیمار ہو جاتا ہے تو ماں ساری ساری رات جاگتی رہتی ہے۔ باپ اس کو برداشت نہیں کر سکتا۔ وہ بسا اوقات تنگ آکر دوسرے کمرے میں چلا جاتا ہے۔ اس کے سامنے صرف سونے کا سوال ہوتا ہے۔ اور بیوی کے سامنے ساری رات پھرنے کا۔ لیکن وہ ساری ساری رات جاگتی ہے اور بچے کو گود میں لے کر ادھر اُدھر پھرتی ہے اب یہ بھی قربانی تو ہے لیکن اللہ کے لئے نہیں کہلا سکتی۔ ماں اپنی ماتا کی ماری یہ قربانی کرتی ہے۔ ہم اس کی قدر کرتے ہیں اور اس کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے بعض دفعہ ہماری آواز میں ارتعاش پیدا ہو جاتا ہے ہماری

آنکھوں میں نمی آجاتی ہے

لیکن وہ قربانی خالصتہً للہ نہیں کہلا سکتی قوم، ملک، والدین یا بیوی بچوں کے لئے جو قربانی کی جاتی ہے اور وہ قربانی جو خدا تعالیٰ کے لئے کی جاتی ہے۔ دونوں میں ایک فرق ہے اور وہ فرق عقل کا ہے۔ قوم، ملک والدین یا بیوی بچوں کے لئے جو قربانی کی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ایک جنون سا پایا جاتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی خاطر کی ہوئی قربانی کے ساتھ جنون نہیں پایا جاتا۔ اوّل الذکر قسم کی قربانی کرنے والے کا

اصل مقصد

یہ ہوتا ہے کہ کسی طرح احسان کا بدلہ اتارے ماں اپنے بچے کی خاطر اس لئے قربانی کرتی ہے تا وہ آئندہ قوم کا سپوت ثابت ہو۔ اور بڑے ہو کر وہ اس کی خدمت کرے حالانکہ خدا تعالیٰ اس سے بھی زیادہ احسان کرنے والا ہے اگر اس کے اندر قربانی کا حقیقی جذبہ ہوتا تو وہ دونوں کے درمیان موازنہ کرتی کہ کس کا احسان زیادہ ہے۔ وہ ماں جو ساری ساری رات اپنے بچے کی خاطر جاگتی ہے اور اسے گود میں لئے پھرتی ہے۔ بسا اوقات وہ تہجد کے لئے نہیں اُٹھتی۔ حالانکہ

خدا تعالیٰ کا احسان

اس پر زیادہ ہوتا ہے وہ قوم کے لئے قربانی کرتی ہے کہ آئندہ نسلوں کو فائدہ پہنچے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا گذشتہ نسلوں پر بھی فضل ہوتا ہے اور آئندہ نسلوں کے لئے بھی وہ رحمت کا موجب ہوتا ہے۔ پس قوم ملک یا بیوی بچوں کی خاطر کی گئی قربانی کی خالصتہً للہ قربانی کے ساتھ کوئی نسبت ہی نہیں۔ ملک اور قوم اور بیوی بچوں اور دوسرے عزیزوں سے نیک سلوک کرنے والے کی قربانی بھی بے شک قربانی کہلائے گی۔ لیکن ہو گی ادنیٰ۔ اس لئے کہ اس نے بڑی چیز کو چھوڑ کر چھوٹی چیز کو اختیار کیا۔ اگر وہ

اس جذبہ کا صحیح استعمال

کرتا تو وہ ہر مقام کی نسبت سے اپنی قربانی کو تقسیم کرتا۔ قوم، ملک، والدین اور بیوی بچوں وغیرہ کے لئے قربانی کرنے والے کی خدا تعالیٰ پر نظر نہیں ہوتی۔ کتاب میں ہم پڑھ رہے ہوتے ہیں کہ فلاں شخص نے قوم کی خاطر قربانی کی۔ فلاں نے اپنے آقا کے ساتھ نیکی کی۔ مگر ہم موازنہ نہیں کر رہے ہوتے۔ ہم ایک پہلو کو ترک کر دیتے ہیں۔ اور ایک پہلو پر سارا زور خرچ کر دیتے ہیں۔ ہم ایک پہلو کو دیکھ کر اسے کامل تصور کر لیتے ہیں۔ لیکن جب عقل کے ساتھ موازنہ کرتے ہیں تو

معلوم ہوتا ہے

کہ ہمارا خیال غلط تھا۔ مثلاً ایک شخص ایک تنومند انسان کو جو سخت پیاسا ہو ایک چُلّو بھر پانی دے دیتا ہے اور بچے کے سامنے پانی کی گڑوی رکھ دیتا ہے۔ تو تنومند شخص کا ایک چُلّو بھر پانی سے کیا بنے گا۔ وہ اسے پیاس سے بچا نہیں سکتا۔ اور نہ ہی پانی کی گڑوی بچے کے کام آسکے گی۔ تنومند شخص چُلّو بھر پانی پی کر مر جائے گا اور بچہ پانی کی گڑوی پی کر مر جائے گا۔ غرض اس کی قربانی قربانی تو کہلائے گی لیکن عقل کے ساتھ موازنہ کرنے کی وجہ سے ناقص رہ جائے گی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین میں یہ بتایا ہے کہ میں اپنی وہ قربانی پیش کرتا ہوں جو خالصتہً للہ ہے۔

اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں

کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دوسری قربانیاں نہیں کرتے تھے۔ آپ نے دوسری قربانیاں بھی کیں اور ان کا ذکر قرآن میں بار بار آتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے لعلک باخع نفسک الا یکونوا مؤمنین۔ اے محمد رسول اللہ کیا تو اس دُکھ سے کہ وہ ایمان نہیں لاتے اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالے گا۔ آپ نے جس رنگ میں اپنی قوم سے وفاداری کی اور صرف اپنے دوستوں کے لئے ہی نہیں اپنے دشمنوں کے لئے بھی قربانیاں کیں وہ اپنی نظیر آپ ہیں

حضرت عباسؓ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا بھی تھے اور محسن بھی۔ آپ دوسروں کی نسبت ان سے زیادہ محبت کرتے تھے۔ جنگ بدر میں وہ قید ہو گئے۔ جب اسلامی لشکر مدینہ واپس آرہا تھا تو رستہ میں ایک جگہ پر کچھ دیر آرام کرنے کے لئے قیام کیا گیا۔ ان دنوں بیڑیاں اور ہتھکڑیاں نہیں ہوتی تھیں۔ قیدیوں کو رسیوں سے باندھ دیا جاتا اور یہ رسیاں زیادہ سخت کر کے باندھی جاتی تھیں تا ڈھیلی نہ رہیں

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

لشکر سمیت آرام کرنے کے لئے ایک جگہ پر قیام پذیر ہوئے۔ قیدیوں کی جگہ آپ کی آرام گاہ کے بالکل قریب تھی۔ رسیوں کے سخت بندھے ہونے کی وجہ سے حضرت عباسؓ کے کراہنے کی آواز آنے لگ گئی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کبھی ادھر کروٹ لیتے تھے کبھی ادھر۔ صحابہؓ کے اندر یہ بات پائی جاتی تھی کہ وہ آپ کی ہر حرکت کو دیکھتے رہتے تھے۔ پہرہ داروں نے جب دیکھا کہ آپ کو نیند نہیں آرہی تو انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ

اس کی کیا وجہ ہے

انہوں نے خیال کیا کہ آپ کو چونکہ حضرت عباسؓ کے کراہنے کی آواز آرہی ہے اور ان سے آپ کو محبت ہے اس لئے دُکھ اور تکلیف کی وجہ سے آپ کو نیند نہیں آتی۔ چنانچہ انہوں نے حضرت عباسؓ کی رسیاں ڈھیلی کر دیں۔ جس کی وجہ سے ان کے کراہنے کی آواز بند ہو گئی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کچھ دیر کے لئے نیند آگئی۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کچھ دیر کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دل میں وہم پیدا ہوا کہ تکلیف برداشت نہ کر کے حضرت عباسؓ کہیں فوت ہی نہ ہو گئے ہوں یا بیہوش نہ ہو گئے ہوں۔ چنانچہ آپ نے پہرہ داروں کو بلایا اور دریافت فرمایا کہ حضرت عباس رضؓ کی آواز کیوں نہیں آتی۔ انہوں نے بتایا یا رسول اللہ ہم نے دیکھا کہ آپ کو نیند نہیں آرہی ہم نے خیال کیا کہ یہ صرف

حضرت عباسؓ

کے کراہنے کی وجہ سے ہے اس لئے ہم نے ان کی رسیاں ڈھیلی کر دی ہیں جس کی وجہ سے ان کے کراہنے کی آواز

بند ہو گئی ہے۔ آپ نے فرمایا عباس سے بے شک مجھے محبت ہے۔ لیکن حضرت قیدی بھی تو کسی نہ کسی کے پیارے ہیں۔ یا تو تم عباس کی رسیاں بھی باندھ دو اور یا پھر دوسروں کی رسیاں بھی ڈھیلی کر دو۔ اس پر صحابہؓ نے دوسرے قیدیوں کی رسیوں کو بھی ڈھیلا کر دیا۔ یہ قربانی تھی جو آپ نے کی۔ حضرت عباسؓ کے ساتھ آپ کو محبت تھی وہ آپ کے چچا تھے اور محسن بھی تھے۔ اس لئے دوسروں کی نسبت آپ ان کی زیادہ حمایت کرتے تھے۔ لیکن جہاں محبت کے تعلقات تھے وہاں آپ نے برداشت نہ کیا کہ حضرت عباس کی رسیاں کھول دی جائیں اور دوسرے قیدی تکلیف کی وجہ سے کراہتے رہیں

حضرت خدیجہؓ

نے بھی آپ کے ساتھ حسن سلوک کیا تھا اس کا آپ پر اتنا گہرا اثر تھا کہ آپ حضرت خدیجہ کا بڑی کثرت سے ذکر فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ پر طبعاً یہ بات گراں گذرتی۔ آپ فرماتی ہیں۔ میں نے تنگ آ کر ایک دن کہا یا رسول اللہ آپ بھی کیا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو اس سے اچھی بیویاں دیدی ہیں آپ اس کا خیال چھوڑ دیں۔ آپ نے فرمایا عائشہ تمہیں معلوم نہیں کہ اس میں کیا کیا خوبیاں تھیں۔ اگر تمہیں معلوم ہوتا تو یہ بات کبھی نہ کہتیں۔ اسی طرح اور بھی جس جس شخص نے آپ سے حسن سلوک کیا آپ نے اسے بھلایا نہیں بلکہ آپ نے ہمیشہ اس کی قدر کی۔ اور دوں کو جانے دو جس قوم نے آپ کو پالا تھا۔ آپ نے اس سے جو سلوک کیا وہ کیا کم قربانی تھی۔ وہ قوم آخر وقت تک آپ سے لڑتی رہی اور بالآخر ایک لمبی اور خطرناک جنگ کے بعد مغلوب ہوئی اور ساری کی ساری قید ہو کر آئی۔ اس جنگ میں ایک ایسا وقت بھی آیا جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جان بھی خطرے میں پڑ گئی تھی۔ لیکن اس قوم کے حسن سلوک کا آپ پر اتنا اثر تھا کہ آپ نے دو ماہ تک ان کے قیدیوں اور اموال کو تقسیم نہ کیا۔ وہ بھی ضدی تھے آپ کے پاس جلدی نہ آسکے۔ آپ کا خیال تھا کہ وہ میرے پاس آئیں گے۔ تو میں صحابہؓ سے ان کی سفارش کروں گا کہ یا تو ان کو چھوڑ دو ان کا مجھ پر احسان ہے۔ انہوں نے مجھے پالا تھا۔ مگر جب آپ نے دیکھا کہ وہ دو ماہ تک نہیں آئے تو آپ نے قیدی اور مال

صحابہؓ میں تقسیم کر دیئے

اس کے بعد آپ کی دودھ شریک بہن آئی۔ اس نے درخواست کی کہ آپ ان سے حسن سلوک کریں۔ آپ نے فرمایا میں دیر تک انتظار کرتا رہا کہ تم آؤ تو میں تمہاری سفارش کر دوں مگر تم نہیں آئیں اور میں نے سب کچھ صحابہ میں تقسیم کر دیا ہے۔ اب میں ایک بات کر سکتا ہوں۔ میں سفارش کروں گا کہ یا تو صحابہؓ تمہارے قیدی چھوڑ دیں اور یا تمہارے مال واپس کر دیں۔ ان دونوں چیزوں میں سے جو چاہو پسند کر لو۔ انہوں نے مال کے مقابلہ میں جانوں کو ترجیح دی۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو جمع کیا اور فرمایا میری دودھ شریک بہن آئی ہے اور درخواست کرتی ہے کہ اس سے اور اس کی

قوم سے حسن سلوک کیا جائے

میں نے ان سے دو چیزوں میں سے ایک چیز کا وعدہ کیا ہے۔ چاہے مال واپس لے لیں۔ اور چاہے قیدی آزاد کرا لیں۔ غنیمت کا مال تقسیم کر دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں کو اس سے بکلی محروم نہیں رکھنا چاہتا۔ انہوں نے جانوں کو مال پر ترجیح دی ہے۔ اب میں تمہارے سامنے یہ بات رکھتا ہوں۔ صحابہؓ نے سب غلام چھوڑ دیئے اور کہا یا رسول اللہ ہم مال واپس کرنے کو بھی تیار ہیں۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے ایک ہی چیز کا وعدہ کیا ہے۔ پھر یہ تو آپ کے محسن تھے۔ آپ نے دوسروں کے محسنوں کو دیکھ کر ان کی بھی قدر کی ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ اسلامی لشکر جب لڑائی سے واپس آیا۔ تو آپ

قیدیوں کا معائنہ

فرما رہے تھے۔ قیدیوں میں عورتیں مرد سب شامل تھے آپ قیدیوں کو دیکھ رہے تھے کہ ایک عورت بولی یا رسول اللہ کیا آپ کو معلوم ہے میں کون ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے معلوم نہیں تم خود ہی بتا دو۔ اس نے کہا میں حاتم طائی کی بیٹی ہوں۔ پھر اس نے کہا۔ میں نے سنا ہے کہ آپ بڑے محسن ہیں اور محسنوں کی قدر کیا کرتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو جمع کیا اور فرمایا دیکھو۔ اس لڑکی کا باپ غریبوں کی مدد کیا کرتا تھا مسافروں کے کام آتا تھا اور جہاں تک اس کے بس میں ہوتا وہ دوسروں سے حسن سلوک کرتا۔ مجھے یہ دیکھ کر شرم آتی ہے کہ اس کی لڑکی ہمارے پاس قید ہو۔

میرا یہ مشورہ ہے

کہ انہیں آزاد کر دو۔ چنانچہ صحابہؓ نے صرف اس لڑکی کو ہی نہیں بلکہ اس کے اصرار پر اس کی ساری قوم کو آزاد کر دیا۔ غرض آپ نے اپنے محسنوں سے ہی نیک سلوک نہیں کیا بلکہ دوسرے لوگوں کے محسنوں کی بھی قدر کی ہے۔ حاتم طائی کا قبیلہ آپ سے بہت دور رہتا تھا۔ اس کا آپ پر کوئی احسان نہ تھا۔ آپ نے محض اس لئے کہ ان کا ایک فرد دوسروں سے حسن سلوک کیا کرتا تھا ان کی قدر کی اور آزاد کر دیا۔ پس قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین کے یہ معنے نہیں کہ آپ دوسری قربانیاں نہیں کرتے تھے۔ بلکہ

اس کا مطلب یہ ہے

کہ میری ساری قربانیاں جو انسانوں کی خاطر ہوتی ہیں وہ بھی خدا تعالیٰ کے واسطہ سے ہوتی ہیں۔ بعض لوگ نماز اس لئے پڑھتے ہیں کہ ان کے ماں باپ نماز پڑھتے تھے وہ صحیح معنوں میں خدا تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے۔ بعض دفعہ انسان ایک محسن کی خاطر دینی کاموں میں حصہ لینے لگ جاتا ہے مثلاً وہ دیکھتا ہے کہ اس کا استاد دیندار ہے تو وہ بھی دیندار بن جاتا ہے۔ اب اس کا یہ فعل خالص خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے نہیں ہوگا بلکہ استاد کے لئے ہوگا۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز اور دینداری محض خدا تعالیٰ کی خاطر تھی گویا ایک وہ ہے جو پیر کی خاطر خدا تعالیٰ کو مانتا ہے اور ایک وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی خاطر پیر کو مانتا ہے

ادنیٰ درجہ کا مسلمان

ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر اللہ تعالیٰ کو مانتا ہے۔ لیکن اعلیٰ درجہ کا مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی خاطر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مانتا ہے۔ غرض قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ میری تمام قربانیاں خدا تعالیٰ کے لئے ہیں۔ میں اگر بیوی بچوں کی قدر کرتا ہوں۔ میں اگر والدین کی قدر کرتا ہوں۔ میں اگر

قوم کی قدر کرتا ہوں

میں اگر اپنے محسنوں یا دوسرے لوگوں کے محسنوں اور بزرگوں کی قدر کرتا ہوں تو اس لئے کہ میں جانتا ہوں کہ وہ محبت اور شفقت جو ان کے دلوں میں پائی جاتی ہے وہ میرے خدا نے ہی ان کے اندر رکھی ہے اور وہی بندوں سے حسن سلوک کرواتا ہے۔ چیز تو وہی ہے۔ ایک عام آدمی نے بھی قربانی کی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی قربانی کی۔ مگر ایک عام شخص نے اپنی اغراض کے لئے قربانی کی۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو خدا تعالیٰ کے مظاہر سمجھ کر ان کے لئے قربانی کی۔ لوگ ماں باپ سے حسن سلوک کرتے ہیں۔ تو

ذاتی اغراض

کے لئے کرتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حقیقی والدین تو فوت ہو چکے تھے لیکن دودھ پلانے والی ماں تو موجود رہتی۔ اور وہ ماں کی قائم مقام تھی۔ لوگ بیویوں سے حسن سلوک کرتے ہیں۔ تو ذاتی اغراض کے لئے کرتے ہیں۔ لوگ دوستوں سے حسن سلوک کرتے ہیں تو ذاتی اغراض کے لئے کرتے ہیں۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ میں اب سب سے اس لئے حسن سلوک کرتا ہوں کہ

یہ خدا تعالیٰ کے مظاہر ہیں

لوگ ماں کی محبت کو دیکھ کر اس کی خاطر قربانی کرتے ہیں۔ مگر میں ماں کے لئے اس لئے قربانی کرتا ہوں کہ اس کے دل میں وہ محبت خدا تعالیٰ نے ہی رکھی ہے لوگ ماں کو ہی اصل محبت کا مستحق قرار دے لیتے ہیں۔ دوستوں کو دیکھ لیتے ہیں تو انہیں بلاواسطہ محسن قرار دے لیتے ہیں اور ان کے احسان کے بدلے اتارنا چاہتے ہیں۔ لیکن میری سب قربانیاں خدا تعالیٰ کے لئے ہیں میں اپنے بھائیوں سے اپنی قوم سے اور اپنے رشتہ داروں سے اگر حسن سلوک کرتا ہوں تو اس لئے کہ میں سمجھتا ہوں کہ ان کے اندر

محبت اور شفقت کا جذبہ

خدا تعالیٰ نے ہی رکھا ہے۔ غرض نسک کے معنوں میں یہ چیز شامل ہے کہ وہ قربانی ہو اور خالصۃً نیت ہو لیکن رب العلمین کے الفاظ ساتھ لگا کر اسے اور بھی مقید کر دیا گیا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ کے ساتھ رب العلمین لگا کر

اس کی وجہ بیان کر دی ہے

کہ میری قربانی کیوں اللہ ہے۔ اور اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ وہ رب العلمین ہے۔ یعنی وہ تمام جہانوں کا پالنے والا ہے وہ ماں کو بھی پیدا کرنے والا ہے وہ بچوں کو بھی پیدا کرنے والا ہے۔ وہ دوستوں

کو ہی پیدا کرنے والا ہے۔ سب چیزیں جو مجھے نظر آتی ہیں اسی کی طرف سے ہیں۔ ایک شخص اپنی ماں کی قربانیوں اور حسن سلوک کو دیکھتا ہے تو وہاں ٹھہر جاتا ہے باپ کے حسن سلوک کو دیکھتا ہے تو وہاں ٹھہر جاتا ہے۔ دوستوں کے حسن سلوک کو دیکھتا ہے تو وہاں ٹھہر جاتا ہے۔ لیکن میں ہر چیز کے پیچھے خدا تعالیٰ کا ہاتھ دیکھتا ہوں میں جانتا ہوں کہ وہی

ان خدمات کا محرک ہے

رحمت اور شفقت جو ان کے دلوں میں پائی جاتی ہے۔ اسی کی طرف سے ہے۔ اسی نے دنیا کے ہر ذرہ سے مجھے فائدہ پہنچایا ہے۔ مثلاً ٹھنڈا پانی ہے۔ میں اسے پیتا ہوں اور اپنی پیاس بجھاتا ہوں پیاس کو بجھانا پانی کی ذاتی خصوصیت نہیں ہے۔ اس کے اندر یہ صفت خدا نے ہی یہ خوبی پیدا کی ہے۔ اسی طرح دوسری چیزیں ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کی ہی رکھی ہوئی ہیں۔ میں ہر چیز کے پیچھے خدا تعالیٰ کا ہاتھ دیکھتا ہوں۔ اصل محسن خدا تعالیٰ ہے اور یہ چیزیں ذرائع ہیں اور جب اصل محسن خدا تعالیٰ ہے۔ تو پھر میں قربانی بھی اسی کی خاطر کیوں نہ کروں۔ غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین کہہ کر یہ بتایا ہے کہ ہر چیز جو فائدہ مند ہے اس کے پیچھے خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔ لوگ بے وقوفی اور نادانی سے اس چیز کو ہی ذاتہٗ فائدہ مند سمجھ لیتے ہیں اور اس کی قدر کرتے ہیں۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے اور سب چیزوں کو پیدا کرنے والا ہے۔ پھر میں اس کے لئے قربانی کیوں نہ کروں۔ گویا یہ الفاظ بڑھا کر آپ نے اپنے دعوے کے لئے وجہ جواز بیان کر دی ہے یہ بھی بتا دیا کہ میری سب قربانیاں خدا تعالیٰ کے لئے ہیں اور یہ بھی بتا دیا کہ ان قربانیوں کی وجہ کیا ہے

کامل انسان وہ ہے

جس کی سب قربانیاں خدا تعالیٰ کے لئے ہوں اس طرح وہ اپنے ظاہری محسنوں کا بھی شکریہ ادا کر دیتا ہے اور خدا تعالیٰ کا بھی جو اصل محسن ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف اپنے محسنوں کے لئے نہیں اپنے دشمنوں کے لئے بھی قربانیاں کی ہیں۔ اور آپ نے قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین کہہ کر یہ بتایا ہے کہ میں بندوں کے احسانوں کی بھی قدر کرتا ہوں۔ لیکن یہ سمجھ کر کرتا ہوں کہ اس کے

ہر پیچھے خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ ہر ذرہ کے پیچھے خدا تعالیٰ کا ہاتھ کام کر رہا ہے۔ جو شخص ایسی قربانی کرتا ہے وہ بظاہر قوم اور وطن اور رشتہ داروں کے لئے قربانی کر رہا ہوتا ہے لیکن وہ انہیں ایک ذریعہ سے زیادہ درجہ نہیں دیتا۔ وہ سمجھتا ہے کہ ہر فعل در اصل خدا تعالیٰ کے لئے ہی کر رہا ہے اس طرح وہ دونوں کا حق ادا کر دیتا ہے۔ حقیقی محسن کا بھی اور دور کے محسن کا بھی جس نے قریبی محسن کے دل میں وہ خواہش پیدا کی۔ اور یہی قربانی اصل اور اعلیٰ درجہ کی ہے۔

(الفضل ۳۰ دسمبر ۱۹۵۹ء)

سنہ ۱۹۵۹ء کے اہم واقعات پر ایک نظر

(بقیہ صفحہ اول)

دو طرفہ تعلقات میں بھی ایسی خوشگواری آئی جس کی نظیر پچھلے دنوں میں نہیں ملتی مشرقی سرحد کے جھگڑوں کا ایک معاہدہ کے ذریعہ خاتمہ کر دیا گیا۔ نہری پانی کا مسئلہ بھی حل شدہ ہی سمجھنا چاہیئے۔ اس سال وزارتی و سفارتی سطح کے علاوہ عوامی اکابر نے بھی بار بار ہند و پاک کی طرف دوستی و خیرسگالی کا ہاتھ بڑھایا۔

صدر آئزن ہاور کا دورہ سنہ ۱۹۵۹ء کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اسی سال صدر آئزن ہاور نے پیغامبر امن بن کر گیارہ ممالک کا دورہ کیا۔ وہ غذا، خاندان، دوستی اور آزادی کا پیغام دینے خود ہندوستان بھی آئے

زرعی نمائش اس سال ہندوستان میں ایک تاریخی میلے کا انعقاد بھی ہوا یعنی زراعتی نمائش۔ اس میلے میں دنیا کے تمام قابل ذکر ممالک نے حصہ لیا۔ یہ نمائش ان ممالک کے اندازِ فکر۔ طرزِ زندگی اور معاشی ترقی پر روشنی ڈالتی ہے۔ روس کا وہ ہولناک راکٹ جو اس زراعتی نمائش میں روسی اسٹال کی زینت بنا ہوا ہے۔ وہ کمیونسٹ راہنماؤں کی اس مخصوص طرزِ فکر پر دلالت کر رہا ہے۔ جس سے روس کا عوامی سرمایہ زمین کی بجائے بے دریغ آسمان پیمائی میں لگایا جا رہا ہے۔

امریکی اسٹال اسکی ہمہ جہتی ترقی کی دلیل ہے۔ اور مسٹر خروشچیف کے اس تاثر کا ایک ثبوت ہے کہ اہل امریکہ روسیوں سے چار گنے زیادہ ترقی یافتہ ہیں۔ نیز اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ امریکہ کا نظام سرمایہ داری اس سے مختلف ہے جسکی کارل مارکس نے "داس کیپٹل" میں مذمت کی ہے۔ امریکی اسٹال میں اہم ترین زراعت کا شعبہ بھی دیکھا جو فن زراعت میں ایک حیرت انگیز انقلاب کی طرف اشارہ کر رہا ہے اس میلے میں مشرقی جرمنی کی بنائی ہوئی شیشے کی ایک گائے بھی دیکھی جس کے جسم کے تمام پوشیدہ اعضاء نظر آتے ہیں۔ یہ گائے صنعت و کاریگری کا ایک نادر نمونہ سمجھی گئی ہے۔

دوسرا پنج سالہ منصوبہ اس سال دوسرے پنج سالہ منصوبہ کو بھی ملک میں بڑی کامیابی حاصل ہوئی۔ فولاد کی پیداوار جسے صنعت کی دنیا میں کلیدی اہمیت حاصل ہے اس میں بھی ملک نے کافی ترقی کی۔ اس وقت "ٹاٹا آئرن اینڈ سٹیل" کے علاوہ فولاد کی پیداوار کے لئے تین اور بڑی فیکٹریاں قائم کی جا چکی ہیں۔ یعنی رورکیلا (اڑیسہ) جو مغربی جرمنی کی مدد سے قائم کی گئی ہے۔ بھلائی (مدھیہ پردیش) جو روس کی مدد سے قائم ہوئی ہے۔ اور درگاپور مغربی بنگال کی فیکٹری جو برطانیہ کی مدد سے کھولی گئی ہے

بھلائی فیکٹری کے پہلے انجن نے فروری میں ہی کام شروع کر دیا تھا۔ دوسرا انجن اکتوبر میں لگایا گیا اور تیسرا نومبر میں۔ درگاپور فیکٹری کا افتتاح ۲۹ر دسمبر کو صدر جمہوریہ ہند نے کیا۔ اس وقت اس کارخانہ میں ۴۵ ہزار مزدور کام کرتے ہیں۔ ان کارخانوں سے فولاد کے علاوہ اور بہت سے ذیلی فوائد حاصل ہوں گے۔ جیسے کوئلے کی گیسوں سے المونیم سلفیٹ وغیرہ کی پیداوار بھی ہوگی۔

نقائص ان تمام برکات کے ساتھ یہ سال ہندوستان کے لئے گرانی و بیروزگاری میں اضافہ طلباء میں ڈسپلن کی کمی اور ہڑتال و ایجی ٹیشن میں زیادتی کا سال بھی کہلائے گا۔

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ہم احمدیوں اور ملک کے دوسرے سنجیدہ طبقہ کے لئے یہ سال اس خصوصیت کا بھی حامل ہے کہ اس سال جماعت احمدیہ کے اڑسٹھویں سالانہ جلسے میں پاکستان کے ۲۰۵ احباب نے بھی شرکت کی۔ حکومت ہند چار سال سے اپنی مجبوریوں کے باعث اس جلسہ میں پاکستانی قافلہ کو شرکت کی اجازت نہیں دے رہی تھی۔ جماعت احمدیہ کے لئے یہ سال اس اعتبار سے مبارک ثابت ہوا کہ ہندو پاک اور دوسرے غیر ملکی احمدیوں نے مشترکہ طور پر قادیان میں اپنا جلسہ سالانہ منعقد کیا۔ وہاں ذکر حبیب کی مجلس بھی گرم ہوئی اور ۲۵ زبانوں میں تقریر کا ایک جلسہ بھی منعقد ہوا۔

اولیاء کے مزار پر حاضری اسی مبارک سال میں ہم نے ہمیشہ کی طرح دوسرے احمدیوں نے بھی خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء۔ حضرت امیر خسرو اور سلطان شمس الدین التمش کے دربار میں بھی حاضری دی۔

ہم نے حضرت نظام الدین اولیاء کے جوار میں اردو کے مایۂ ناز شاعر مرزا اسد اللہ خاں غالب کا مزار بھی دیکھا۔ جس کے احاطہ کو اور کشادہ کرنے کے لئے ادارہ ہمدرد دہلی نے بھی زمین دی ہے۔

غرض سنہ ۱۹۵۹ء سائنس۔ صنعت سیاست اور مذہب کا ایک تازہ دفتر ہمارے ہاتھوں میں دے کر گزر گیا۔ اب ہم نئی امنگ اور نئے ولولے کے ساتھ سنہ ۱۹۶۰ء میں داخل ہوئے ہیں خدا کرے کہ یہ سال اہل عالم کے لئے مبارک ثابت ہو۔ اور ہمارا مستقبل ماضی سے زیادہ شاندار ہو۔ آمین!

چندہ وقف جدید کے وعدے جلد بھجوائے جائیں

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ وقف جدید کا تیسرا سال یکم جنوری سنہ ۱۹۶۰ء سے شروع ہو چکا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نئے سال کے لئے جو پیغام احباب جماعت کے نام پر الفضل میں شائع ہوا ہے۔ وہ اخبار بدر میں بھی الگ شائع ہو چکا ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس پیغام کو غور سے پڑھیں اور اپنی اپنی جماعت کے چندہ وقف جدید کے وعدہ جات جلد از جلد دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ فارم وعدہ جات الگ بھجوائے جا رہے ہیں۔

خاکسار

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

موضع بلاری (بہار) میں ایک کامیاب تبلیغی جلسہ

محترم محمد منظور صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بلاری کی دیرینہ خواہش تھی کہ بلاری میں تبلیغی جلسہ منعقد کیا جائے۔ چنانچہ مولوی بشیر احمد صاحب ناصر بی۔ اے گیانی کی شادی کے سلسلہ میں آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مولوی بشیر احمد صاحب خادم۔ گیانی صاحب موصوف اور خاکسار مورخہ ۲۱/۱۲/۵۹ کو موضع مذکور میں وارد ہوئے۔ اس موقعہ پر متعدد غیر احمدی و غیر مسلم دوستوں سے مختلف امور پر قریباً دو گھنٹہ تک تبادلہ خیالات ہوا۔ بعد نماز مغرب ایک سنجیدہ مزاج غیر احمدی دوست مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب کی صدارت میں ایک جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ مقامی غیر احمدی دوستوں نے اپنی خانقاہ میں جلسہ کرنے کی بخوشی اجازت دے دی۔ حالانکہ اس سے قبل وہ احمدیوں کے جلسہ میں شمولیت تو درکنار احمدیوں کی مجالس میں بیٹھنا بھی گوارا نہ کرتے تھے۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد مکرم ماسٹر محمد عثمان صاحب بی۔ اے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام "ہمیں نعمت نہیں ملتی در مولیٰ سے" گندوں کو سنایا۔ بعد ازاں مکرم مولوی محمد منظور الحسن صاحب خطیب اہل سنت والجماعت نے تقریر فرمائی جس میں آپ نے حاضرین کو نماز روزے و دیگر اصلاحی امور کی تلقین فرمائی۔ اور احمدیت کے متعلق چند حل طلب استفسارات فرمائے۔ جن پر ہمارے مقررین نے اپنی تقاریر میں روشنی ڈالی۔

چنانچہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے ضرورت و اغراض احمدیت کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے فرمایا کہ احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں بلکہ یہ جماعت اسلام حقیقی کی صحیح تصویر پیش کرتی ہے اور آنحضرت صلعم کی پیشگوئیوں کے ماتحت موجودہ زمانہ کی اصلاح کے لئے حضور صلعم کے فرمان کے مطابق ایک ٹھوس اور عملی پروگرام پیش کرتی ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب نے اسی بارہ میں آنحضرت صلعم کی فرمودہ پیشگوئیوں کا تفصیل سے ذکر کیا۔ اور ضمناً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارناموں اور آپ کے آنحضرت صلعم سے عشق کو فصاحت سے بیان کیا۔

اس کے بعد خاکسار نے آنحضرت صلعم کی بعثت کے متعلق دیگر مذاہب کی کتب مقدسہ کی پیشگوئیوں کو تفصیل سے بیان کیا اور تقریر کے اختتام پر آنحضرت صلعم کی موجودہ زمانہ کے متعلق پیشگوئیاں بیان کیں اور بتایا کہ احمدیت کا قیام حضور صلعم کے ارشادات کے ہی ماتحت ہوا ہے۔ اسی ضمن میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی کارناموں پر روشنی ڈالتے ہوئے احمدیہ تبلیغی مشنوں اور قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم کا ذکر کیا۔

بعد ازاں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب ناصر بی۔ اے گیانی نے ختم نبوت کے مسئلہ پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ اور آیت خاتم النبیین کی تشریح کی۔ اور بتایا کہ خاتم النبیین کا صحیح مفہوم نبیوں کا سردار ہے اور آنحضرت صلعم کی شان افضلیت اسی میں ہے۔ کہ حضور صلعم کی امت میں حضور صلعم کے فیضان سے استفادہ کرنے والے انبیاء مبعوث ہوتے رہیں۔ جیسا کہ موجودہ زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔

اس کے بعد صدارتی تقریر میں محترم ماسٹر صاحب صدر جلسہ نے مختصر اور پُر مغز خطاب فرمایا جس میں بتایا کہ ہمارے معزز مہمانوں نے جو تقاریر فرمائی ہیں۔ وہ قابل غور ہیں اسلئے تمام مسلمانوں کو عموماً اور نوجوانان ملت کو خصوصاً ان باتوں کی طرف دھیان دینا چاہیے اور سب باتوں پر غور کرتے ہوئے حق کو تسلیم کرنے میں پس و پیش نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ ہم سب نے ایک دن اللہ تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہونا ہے۔

اس کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے دعا کرائی۔ اور جلسہ برخاست ہوا۔

جلسہ کے تمام انتظامات مکرم محمد منظور صاحب صدر جماعت نے احسن طور پر سر انجام دیئے۔ اور حاضرین جلسہ کی پان سے تواضع کی گئی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

جلسہ کی حاضری بفضلہ تعالیٰ اس قدر تھی کہ کئی دوستوں کو تو گلی میں کھڑے

آل انڈیا طبیہ کانفرنس میں احمدی دوستوں کی شمولیت

مورخہ ۲۰ ردسمبر کو قادیان سے مکرم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت قادیان آل انڈیا طبیہ کانفرنس میں شمولیت کے لئے جموں تشریف لے گئے۔ ان کے سفر میں مدد وغیرہ کے لئے مکرم مولوی برکت علی صاحب انعام بھی ان کے ہمراہ گئے۔

طبیہ کانفرنس کی کارروائی دو دن تک جموں میں جاری رہی۔ مکرم حکیم صاحب موصوف کو مجلس عاملہ کا ممبر مقرر کیا گیا۔ آپ نے وہاں دیسی طریقہ علاج کے موضوع پر تقریر فرمائی جس کو حاضرین نے پسند کیا۔ اس کانفرنس میں یونانی اور آیوروید طریقہ علاج کو فروغ دینے کے لئے بذریعہ ریزولیوشن حکومت سے امداد اور تعاون کی درخواست کی۔ جناب بخشی غلام محمد صاحب وزیر اعظم جموں و کشمیر اسٹیٹ نے جلسہ میں شمولیت فرمائی اور کانفرنس کے مطالبات پر ہمدردانہ غور کا وعدہ فرمایا۔

اس موقعہ پر ہندوستان اور ریاست کے دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے اطباء سے ملاقات کے علاوہ انہیں تبلیغ کرنے کا بھی موقعہ ملا۔ اور سلسلہ کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک اثرات پیدا فرمائے۔

ناظر امور عامہ قادیان

رشتہ ناطہ کے متعلق نہایت ضروری

اعلان

احباب جماعت کو علم ہے کہ موجودہ غیر معمولی حالات کی وجہ سے احباب جماعت کو لڑکیوں کے رشتوں کی کافی دقت پیش آرہی ہے۔ اور باوجود کوشش کے موزوں رشتے نہیں مل رہے کئی موزوں نوجوان چونکہ ترک سکونت و وطن کر چکے ہیں۔ اسلئے بھی رشتوں کے طے کرنے کرانے میں مشکل محسوس ہو رہی ہے۔

بہرحال ان مجبوری کے حالات میں احباب کو خاص جد وجہد اور کوشش سے ہدایت سلسلہ کو مدنظر رکھ کر رشتے طے کرنے ہیں اور بعض وہ مشکلات جنکو دور کرنا احباب کے اپنے اختیار میں ہے انکو دور کرنا ہے۔ اس تعلق میں اگر احباب مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھیں تو رشتوں کے طے کرنے کرانے میں آسانی ہو سکتی ہے۔

(۱) رشتہ طے کرتے وقت مالی یا دوسری قسم کے معیار کی بلندی کا زیادہ خیال نہ رکھا جائے بلکہ دینی اور اخلاقی حالت کو ترجیح دی جائے۔

(۲) نسلی تفاخر یا علاقائی حد بندیوں کا زیادہ خیال نہ رکھا جائے بلکہ جسمانی صحت اور اخلاقی حالت کو زیادہ مدنظر رکھا جائے۔ اور سب سے بڑھ کر تقویٰ اور نیکی کو ترجیح دی جائے۔

(۳) نظارت ہذا کی طرف سے جملہ جماعتوں کو کوائف فارم بھجوائے گئے ہیں انکے مطابق جلد نا کتخدا لڑکیوں اور لڑکوں کی فہرست بھجوائی جائے۔ تاکہ نظارت ہذا کی طرف سے بھی رشتوں کے طے کرنے میں آسانی پیدا کی جا وے۔

(۴) احباب عموماً اور عہدہ داران جماعت بالخصوص امراء پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹری صاحبان امور عامہ اس جہت میں اپنے اپنے علاقوں میں رشتے ناطے کرانے کی کوشش کریں۔ جو رشتے مقامی یا نزدیک کے علاقوں میں طے ہونے مشکل ہوں انکے کوائف نظارت ہذا میں بھجوا کر اس سے مدد حاصل فرما دیں۔

امید ہے کہ اللہ تعالیٰ احباب کی کوششوں میں برکت دیگا اور مشکلات کو اپنے فضل سے دور فرمائیگا۔

احباب اسبات کو بھی مدنظر رکھیں کہ حتی الوسع احمدی لڑکیوں کا رشتہ احمدی لڑکوں سے ہی طے کریں اس طریق سے علاوہ دینی اور روحانی فوائد کے احمدیوں کی لڑکیوں کے رشتے حاصل کرنے میں جو مشکلات درپیش ہیں۔ اُن میں بھی سہولت رہے گی۔

اللہ تعالیٰ آپ سب احباب کے ساتھ ہو۔ اور اپنی خاص رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ

قادیان

۲۔ مبارک تقاریر سننا پڑیں۔

بعد اختتام جلسہ مکرم مولوی منظور الحسن صاحب خطیب ہماری قیام گاہ پر تشریف لائے اور مسئلہ ختم نبوت پر قریباً دو گھنٹہ تبادلہ خیالات فرماتے رہے۔

احباب سے التماس ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو بڑھ چڑھ کر خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے نیز زیر تبلیغ دوستوں کے دلوں کو احمدیت کے لئے کھول دے۔ آمین۔

خاکسار حبیب الرحمٰن فانی

مبلغ جماعت احمدیہ قاضی پور (بہار)

"اسمہٗ احمد" والی پیشگوئی کا مصداق کون ہے

(از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل - قادیانی)

(۲)

جناب مولوی صدرالدین صاحب امیر غیر مبائعین، سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے "احمد" ہونے کے خلاف دلیل دیتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"اگر دو ایسے شخص ہوں جو احمد ہونے کا دعویٰ کریں تو ہم دیکھیں گے ان میں سے ہر ایک اپنے دعوے کے لئے کون سے دلائل پیش کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے میرا نام شروع سے غلام احمد ہے۔ تو معلوم ہوا وہ "احمد" نہیں بلکہ احمد کا غلام ہے یعنی احمد کے دین کی خدمت کے لئے مامور ہے۔ جس عظیم الشان نبی کا غلام ہونے کا اسے فخر ہے وہ اپنے متعلق فرماتے ہیں انا محمد وانا احمد"

جناب مولوی صاحب کی دلیل کا ماحصل مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دو نام تھے "محمد" اور "احمد" اس کے برعکس سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام حضور کے والدین نے "غلام احمد" رکھا ہے نہ کہ صرف "احمد" لہٰذا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو محمد اور احمد ہیں مگر حضرت صاحب "احمد" نہیں

ہر چند کہ مولوی صاحب کی یہ دلیل واضح حقائق کے سامنے چنداں وزنی نہیں بالخصوص جبکہ سیدنا حضرت اقدس کے بیسیوں الہامات میں حضور کو اسی مبارک نام "احمد" ہی سے خطاب فرمایا گیا ہے مگر ہم مولوی صاحب کے سامنے انہی کے گھر کی ایک مثال پیش کر کے موصوف کی پیش کردہ دلیل کا بطلان ثابت کرتے ہیں۔ و هو هذا:-

جناب مولوی محمد علی صاحب (سابق امیر منکرین خلافت) ہمیشہ اپنا نام "محمد علی" بتاتے اور لکھتے تھے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک کشف کو (جس میں آتا ہے کہ علی نے تفسیر طلب کی کر مجھے دی) اپنے اوپر چسپاں کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میں وہ "علی" ہوں جس نے وہ تفسیر لکھی ہے خدا نے مجھ سے یہ فرمایا ہے۔ اس لئے وہ اس بات کو اپنے حق پر ہونے کے ثبوت میں پیش فرماتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ کشف جسے جناب مولوی صاحب نے نقل کیا ہے اس طرح ہے:-

"ایک کتاب مجھ کو دی گئی جس کی نسبت یہ بتایا گیا کہ یہ تفسیر قرآن ہے جس کو علی نے تالیف کیا ہے اور اب علی وہ تفسیر تم کو دیتا ہے"

اس کشف کو نقل کرنے کے بعد جناب مولوی صاحب موصوف اپنی تفسیر کے متعلق لکھتے ہیں:-

"تو علم بھی آپ کا اور آرزو بھی آپ کی جس کے پورا کرنے کا میں ذریعہ بن گیا ہوں"
(دیکھو تذکرہ صفحہ ۲۲ مطبوعہ ۱۹۲۹ء)

اس سے ظاہر ہے کہ مولوی صاحب اپنے محمد علی نام کی بجائے "علی" نام اپنے اوپر چسپاں کر رہے ہیں۔ حالانکہ "علی" نام نہ اس سے قبل انہوں نے کبھی اپنا رکھا تھا نہ ان کے والدین نے۔ اگرچہ ہمارے نزدیک مولوی محمد علی صاحب کا یہ استدلال خوش فہمی سے بڑھ کر چنداں وقعت نہیں رکھتا تاہم غیر مبائعین کے لئے تو یہ بات قابل حجت ہونی چاہیئے۔ پس غیر مبائعین کے مسلمات کے مطابق اگر محمد علی صاحب اپنا نام محمد علی رکھتے ہوئے "علی" کہلانا پسند کرتے ہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام "غلام احمد" نام رکھتے ہوئے کیوں "احمد" قرار نہیں دیئے جا سکتے؟ بالخصوص جبکہ خدائی الہامات میں آپ کو اسی مبارک نام سے پکارا گیا ہے مثلاً فرمایا "یا احمد بارک اللہ فیک"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منشاء یہ بتانے کا تھا کہ اسمہٗ احمد والی پیشگوئی میں آنحضرت صلعم کے ساتھ میں شریک ہوں اور میری خبر بھی قرآن کریم کے اندر موجود ہے۔

رہا یہ سوال کہ اصالۃً یا وساطۃً حقیقۃً یا ظلاً تو اسے بڑی آسانی سے اس مثال سے سمجھا جا سکتا ہے کہ ایک حکومت کا سربراہ بادشاہ ہوتا ہے۔ وہ کسی ملک کو فتح کرنے کے لئے اپنے کسی جرنیل کو اپنی بجائے بھیج دیتا ہے۔ سلطہ یہ ملک اس کے ہاتھ پر فتح ہو جاتا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسی صورت میں فاتح کون ہے۔ ظاہر ہے کہ دونوں فاتح ہیں بادشاہ بھی اور اس کا جرنیل بھی۔ اگر اس لحاظ سے دیکھا جائے کہ حکومت اور حکم بادشاہ کا چلتا ہے تو اصل فاتح بادشاہ ہے اور جرنیل بالواسطہ فاتح قرار پاتا ہے۔ لیکن اگر اس پہلو سے دیکھا جائے کہ میدان جنگ میں بادشاہ کی طرف سے جرنیل گیا ہے تو یہ سمجھا جائے گا کہ اصل فاتح جرنیل ہے۔ بادشاہ اس کے واسطہ اور ذریعہ سے فاتح بنا ہے اب یہ کہنا کہ فاتح صرف بادشاہ ہے یا یہ کہ فاتح صرف جرنیل ہے نری حماقت ہے دونوں ہی فاتح ہیں۔ اصلیت اور ظلیت وغیرہ امور صرف ایک نسبتی پہلو رکھتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احمد ہونے کے خلاف مولوی صاحب نے ایک دلیل یہ بھی دی ہے کہ احمد افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ جو نکہ اللہ تعالےٰ کی حمد سب سے زیادہ آنحضرت صلعم نے کی ہے۔ لہٰذا صرف وہی احمد ہو سکتے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب احمد نہیں ہو سکتے مگر کیا جناب مولوی صاحب اس بات سے انکار کر سکتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف جملہ مجددین امت سے زیادہ اور اعلےٰ بیان نہیں کی؟ اور اس صورت میں آپ واضح طور پر "احمد" قرار

● ——— مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے "احمد" ہونے کے خلاف ایک دلیل یہ بھی دی ہے کہ احمد کے الہام کو سحر مبین کہا جانا بھی لازمی ہے۔ مگر چونکہ یہ بات بھی حضرت مرزا صاحب کو حاصل نہیں ہوئی اسلئے وہ کسی طرح احمد نہیں ہو سکتے۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ (ان کو صرف "جادوگر" کہا گیا) لیکن ان کے الہامات کو کسی شخص نے سحر مبین نہیں کہا۔ نہ معلوم آپ کے نزدیک سحر مبین اور جادو میں کیا فرق ہے؟

برین عقل و دانش بباید گریست

پھر لکھتے ہیں کہ:-

"(مرزا صاحب) الہامات میں تعلیمات ہی موجود نہیں تو ان کو سحر مبین کہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"

آپ کے الہامات میں تعلیمات نہ ہونے کی بھی مرصوف نے ایک ہی کہی ہے۔ تعلیمات سے مراد اگر ان کے نزدیک اوامر و نواہی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اب یہی ہوگا تو پھر آپ کے الہامات میں یہ سبھی کچھ موجود ہے۔ اور آپ نے خود بھی اس کا ذکر اپنی تحریرات میں فرمایا ہے۔ ہاں یہ الگ امر ہے کہ ان اوامر و نواہی کا نام نئی شریعت نہیں رکھا جاتا مگر اوامر و نواہی ضرور موجود ہیں۔ خواہ وہ تفسیر بالتفصیل یا توضیح و تجدید کے طور پر ہی کیوں نہ ہوں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

"چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے۔ اسلئے خدا تعالےٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا جیسا کہ ایک اور الہام الٰہی کی یہ عبارت ہے واصنع الفلک باعیننا ووحینا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم یعنی اس تعلیم اور تجدید کی کشتی کو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے بنا جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں یہ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ اب دیکھو خدا نے میری وحی اور تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھیرایا جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے۔"
(اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶)

حضور صاف تحریر فرما رہے ہیں کہ میری وحی میں تعلیم بھی موجود ہے۔ اور اسے تمام بنی نوع انسان کے لئے مدار نجات ٹھیرایا ہے اگر آپ کی وحی و الہام حجت نہیں تو وہ دنیا کیلئے مدار نجات کیسے ہو سکتا تھا۔ کس تعجب کا مقام ہے کہ آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے اور آپ کی تعلیم کو مدار نجات ماننے کے باوجود یہ بھی کہتے چلے جاتے ہیں۔ کہ آپ کی وحی میں تعلیم نہیں آپ کے الہامات حجت نہیں۔ آپ کو بینات نہیں ملے۔ جب آپ کو کچھ بھی حاصل نہیں تو پھر آپ مجدد اعظم کس بات کے۔ اور مسیح موعود کس کام کے؟ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مسیح موعود کو حکم عدل قرار دیا گیا اس کی صورت کیا رہی؟

(باقی)

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ تکمیل شریعت کا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذمہ تکمیل تبلیغ کا فریضہ ہے تکمیل تبلیغ کے لئے زمانہ حال میں بہترین ذرائع مبلغین و اشاعت لٹریچر ہے۔ مبلغین کا ہر جگہ اور ہر فرد کے پاس جانا اتنا آسان نہیں جتنا اپنا مدعا اور ما بذریعہ لٹریچر پہنچانا ہے۔ سو جماعت احمدیہ دونوں طریق سے تکمیل تبلیغ کا فریضہ بجا لانے کے لئے کوشاں ہے۔ ذیل میں نظارت ہذا کی طرف سے سال ۱۹۵۸-۵۹ء میں احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے تعاون سے جتنا لٹریچر شائع کیا گیا اور نظارت کی طرف سے جو تقسیم کیا گیا کا سالانہ گوشوارہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت میں تعاون کرنے والوں کو جزائے خیر دے اور اس کے بہترین نتائج پیدا فرماوے اور اس کو بہتروں کی راہنمائی کا باعث بنائے۔ اور ہمارے کام میں جو کمی رہ گئی ہے۔ وہ اپنے فضل سے پوری فرماوے۔ آمین۔

گوشوارہ طباعت لٹریچر بابت ۱۹۵۸-۵۹ء

نام کتاب	زبان	تعداد
جماعت احمدیہ کا عملی نمونہ	اردو	پانچ ہزار
عقائد و تعلیمات	〃	ایک 〃
ضرورت مذہب	〃	ایک ہزار پانصد
سکھ مسلم اتحاد کا گلدستہ	〃	تین ہزار
احمدیت کا پیغام	〃	پانچ ہزار
میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں	انگریزی	〃 〃
〃 〃	ہندی	〃 〃
〃 〃	اڑیہ	ایک 〃
〃 〃	گورمکھی	پانچ 〃
امن و صلح کے شہزادہ کا آخری پیغام	اردو	ڈیڑھ 〃
تحریک احمدیت بھارت واسیوں کی نظر میں	اردو	چار 〃
محمد خاتم النبیین صلعم	اردو	پانچ 〃
البشریٰ	〃	〃 〃
حکومت وقت اور جماعت احمدیہ	〃	دو 〃
اسلام اور اشتراکیت	〃	پانچ 〃
〃 〃	انگریزی	〃 〃
آسمانی پیغام	اردو	〃 〃
اسلام میں اقتصادی و سماجی مشکلات کا حل	انگریزی	〃 〃
تبلیغ اسلام زمین کے کناروں تک	اردو	تین ہزار
لائف آف محمد صلعم	انگریزی	ایک 〃
آسمانی پیغام	〃	دو 〃
ہمارا عقیدہ	〃	ایک 〃
آسمانی تحفہ	گورمکھی	دس 〃
احمدیہ موومنٹ ان انڈیا	انگریزی	پانچ 〃
مسئلہ تناسخ عقل کے ترازو میں	ہندی	〃 〃
خاتم النبیین کے بہترین معنی	اردو	پانچ 〃
کشتی نوح	〃	ایک 〃
جمعیۃ العلماء کا تبلیغی ادارہ اور جماعت احمدیہ کی تعاون کی پیشکش	اردو	ایک 〃
اسلامی اصول کی فلاسفی	اردو	ایک ہزار
Islam the Need of the Hour		پانچ ہزار

گوشوارہ تقسیم و ترسیل لٹریچر بابت ۱۹۵۸-۵۹ء

از دفتر نظارت دعوت و تبلیغ قادیان

نام کتاب	زبان	تعداد
دی ہولی پرافٹ محمدؐ	انگریزی	۲۰
دی لائف آف محمدؐ	〃	۲۱۴
دی لائف اینڈ ٹیچنگ محمدؐ	〃	۱۵۱
اسلامی اصول کی فلاسفی	〃	۱۲۱
دی لائف اینڈ ٹیچنگ آف حضرت مرزا غلام احمدؑ	〃	۶۵
امن کے شہزادہ کا آخری پیغام ہندوستانی بھائیوں کے نام (پیغام صلح)	انگریزی	۶۱۸
میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں	〃	۱۲۱۰
آسمانی پیغام انڈین نمائندگان کے نام	〃	۶۶۴
احمدیہ موومنٹ ان انڈیا	〃	۷۵۸
اسلام اور اشتراکیت	〃	۶۰۲
احمدیت کیا ہے	〃	۳۳۶
اسلام میں اقتصادی و سماجی مشکلات کا حل	〃	۴۴۳
ہمارا عقیدہ	〃	۱۹۷
خصوصیات قرآن	〃	۶۴۲
اسلام موجودہ زمانے کا اہم تقاضا	〃	۴۳۱
نظام نو	〃	۱۳۵
تحریک جدید کے بیرونی مشن	〃	۱۴
نماز مترجم	〃	۳۱
احمدیت یعنی حقیقی اسلام	〃	۱
دی حدیث	〃	۸
اسلام اینڈ سلیوری	〃	۹
اسلام نے عالمی اخوت کیلئے کیا کیا ہے مطبوعہ امریکہ	〃	۱۱
اسلام کیا ہے مطبوعہ افریقہ	انگریزی	۱۲
آسمانی پیغام بر موقعہ اجلاس آل انڈیا اردو کانگرس کمیٹی منعقدہ فروری ۱۹۵۶ء بمقام امرتسر		۸۹۵
امن کے شہزادہ کا آخری پیغام ہندوستانی بھائیوں کے نام (پیغام صلح)	اردو	۷۵۸
محمد خاتم النبیین	〃	۴۲۴
احمدیت کا پیغام	〃	۴۹۶
جماعت احمدیہ کا عملی نمونہ	〃	۴۳۸
تبلیغ اسلام زمین کے کناروں تک	〃	۷۵۵
حقیقی اسلام	〃	۶۱۷
سکھ مسلم اتحاد کا گلدستہ	〃	۱۶۴۹
لائف حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد	〃	۱۰
جماعت احمدیہ کا عقیدہ کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کا انسان اب تک پیدا ہوا نہ قیامت تک پیدا ہوگا	〃	۲۵
خاتم النبیین کے بہترین معنے	〃	۱۱۱۰
جمعیۃ العلماء ہند کا مجوزہ عالمگیر تبلیغی ادارہ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے تعاون کی پیشکش	〃	۱۷۲
تحریک احمدیت بھارت واسیوں کی نظر میں	〃	۱۱۱۰
آسمانی تحفہ	〃	۱۳۶۹
البشریٰ	〃	۴۹۴
ضرورت مذہب	〃	۵۳۵
وفات مسیح ناصری علیہ السلام پر علمائے مصر کا فتوےٰ	〃	۲۰۰
اسلام اور اشتراکیت	〃	۵۳۴
حکومت وقت اور جماعت احمدیہ	〃	۴۶۷
سیرت و سوانح حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام	〃	۱۲۵۰
عقائد و تعلیمات	〃	۳۴۰
احمدی مسلمان ہیں	〃	۱۰۰
تفسیر سورہ بقرہ و سورہ فاتحہ و رکوع	〃	۲
〃 سورہ یونس تا کہف	〃	۱
〃 سورہ النباء تا سورۃ [illegible]	〃	۱
〃 العادیات تا کوثر	〃	۱
〃 سورہ الکافرون سے الناس	〃	۲
〃 سورہ الشمس تا سورہ الزلزال	〃	۱
〃 سورہ طٰہٰ۔ انبیاء۔ مریم	〃	۱
سورہ حج۔ مومنون۔ نور	〃	۱
سلسلہ احمدیہ	〃	۳
تبلیغ ہدایت	〃	۲۵
کشتی نوح	〃	۲۳
نظام نو	〃	۹
حضرت بابا نانک اور تعلیم وحدانیت	〃	۸
رسالہ نگار	〃	۴
سیرت المہدی حصہ اول	〃	۱
ایک غلطی کا ازالہ	〃	۳
شہادت القرآن	〃	۲
تفسیر صغیر	〃	۱
اسلام کا اقتصادی نظام	〃	[illegible]
انقلاب حقیقی	اردو	۱
اسلامی اخلاق	〃	۱
تحفۃ الملوک	〃	۲
اسلامی اصول کی فلاسفی	〃	۶۴
ختم نبوت کی حقیقت	〃	۴
آسمانی تحفہ	انگریزی	۲۵
دعوت صلح	اردو	۲۵
وہی ہمارا کرشن	بنگالی	۲۰۰
زمانے کا اوتار	〃	۱۰۰
چونویں کھیل	گورمکھی	۵۷۶
آسمانی تحفہ	〃	۱۵۶۹
حقائق القرآن	اردو	۱
منن الرحمٰن	عربی اردو ترجمہ	۱
البشریٰ	〃	۲۵
وہی ہمارا کرشن	اڑیہ	۱۰۰
〃 〃	بنگالی	۱۳۶۹
میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں	〃	۱۵۰۰
کرشن اوتار کا پیغام ہندوستانیوں کے نام	〃	۱۵۶
آسمانی تحفہ	〃	۱۰۱۴
جماعت احمدیہ علامہ نیاز فتحپوری کی نظر میں	اردو	۵
ترجمۃ القرآن مطبوعہ ہالینڈ	انگریزی	۱۰
دعوۃ الامیر	اردو	۴
اسلامی اصول کی فلاسفی	عربی	۱
احمدیت حقیقی اسلام	〃	۱
خاتم النبیین	انگریزی	۱
لائف آف محمدؐ مطبوعہ ہالینڈ	〃	۱
لائف حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد	〃	۳۲
میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں	اردو	۱۱۱۶
انسان کامل	〃	۹
احمدی اور غیر احمدی میں فرق	انگریزی	۳۰
تبلیغ حق	اردو	۴
تحفۃ الملوک	انگریزی	۷
رسول پاک صلعم کی صداقت پر معاصرین کی عینی شہادت	اردو	۱۳
ہمارا مذہب	〃	۱۲
پیارے رسول کے پیارے حالات	〃	۹
پریم بھرے گیت	〃	۹
شاہ حبشہ کو دعوت حق	〃	۱۱۴
سیرت احمد صلعم مطبوعہ قادیان	انگریزی	۱۲
احمدیہ البم	〃	۲۲
احمدیہ موومنٹ ریکچر لندن حضرت امام جماعت احمدیہ	〃	۲۱
شان خاتم النبیین	اردو	۵
تحفہ شہزادہ ویلز	انگریزی	۸
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے	اردو	۶
اسوۂ کامل	〃	۱۰
نماز مترجم	عربی اردو	۱۴
آئینہ صداقت	انگریزی	[illegible]
ترجمۃ القرآن پارہ اول مطبوعہ ربوہ	〃	۹

نام کتاب	زبان	قیمت
دعوت الامیر	فارسی	۴
الحجۃ البالغۃ	〃	۶
تزول المسیح	〃	۲
چشمۂ معرفت	〃	۲
اے مسلم بھائی	〃	۲
ازالہ اوہام	اردو	۴
سرمہ چشم آریہ	〃	۳
احمدیت یعنی حقیقی اسلام	〃	۳
آئینہ کمالات اسلام	〃	۲
ہمارا خدا	〃	۴
حقیقۃ الوحی	〃	۲
دعوت الامیر	فارسی	۴
قاعدہ یسرنا القرآن	عربی	۲۲
دیباچہ / ۔	اردو	۱۰
قرآن کریم	گورمکھی	۵
شیطان کا نفرنس	اردو	۲
دو دہ بین	〃	۳
توحید کا حقیقی علمبردار	〃	۱۳
احمدیت کا پیغام از جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان	〃	۵
ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام	〃	۳
دس دلائل ہستی باری تعالےٰ	〃	۴
قتل مرتد اور اسلام	〃	۳
سیرت احمد	انگریزی	۱
پیغام صلح	سندی	۱۳۵
حقیقی اسلام	اردو	۵۰
اس زمانہ کے امام کو ماننا ضروری ہے	〃	۱۹۶
اس زمانہ کے مجدد ۔ امام اور خلیفہ کو پہچانو	〃	۲۱۰
احمدیہ پاکٹ بک	〃	۵
دیباچہ تفسیر القرآن	انگریزی	۴
برکات الدعا	اردو	۳
ضرورت الامام	〃	۲
احمدی اور غیر احمدی میں فرق	〃	۲
در ثمین	فارسی	۱۰
میری والدہ	اردو	۱۸
تالیف حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد	انگریزی	۱۰
مذہب اور سائنس	〃	۱۵
ہمارے عقائد مطبوعہ امریکہ	〃	۱۰
بائبل کی رو سے مسیح نے صلیب پر وفات نہیں پائی مطبوعہ امریکہ	〃	۱۱
آپ کس طرح اپنی قیمتی متاع حاصل کر سکتے ہیں مطبوعہ امریکہ	〃	۲
ہستی باری تعالےٰ	اردو	۲
یورپ کو دعوت اسلام	انگریزی	۱۲
حضرت یسوع دسمبر میں پیدا نہیں ہوئے	〃	۹
انسانیت کا ہمدرد آنحضرت صلعم	〃	۷۰
اسلام اور دیگر مذاہب	عربی	۱۰
قادیانی مسئلہ کا جواب	اردو	۱۵
موعود اقوام عالم	〃	۳۵

نام کتاب	زبان	قیمت
علمی معجزہ	اردو	۱۵
محمد رسول اللہ خاتم النبیین	عربی	۱۰
اسلام کا عظیم الشان معجزہ	اردو	۵
تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک (رپارٹ)	〃	۵۰
خلافت راشدہ	〃	۲
حضرت بابا نانک کی تعلیم وحدانیت	گورمکھی	۱۰
پیغام صلح	〃	۱۰
مطالبات تحریک جدید	اردو	۳
نماز (مترجم)	سندی	۵
موجودہ زمانے کا اوتار	اردو	۲۵
اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں	〃	۱۰
تحفۃ النصاریٰ	〃	۳
ذریعہ ہندو مسلم اتحاد	〃	۵
مولانا مودودی کے بیان پر صدر انجمن احمدیہ کا تبصرہ	〃	۳۰
جماعت احمدیہ کا عقیدہ آنحضرت صلعم کے بارے میں	〃	۲۵
کرشن اوتار کا پیغام	〃	۵۵۰
زمانے کی ضرورت	انگریزی	۳۰
زندہ اسلام	اردو	۲۵
مسئلہ تناسخ یا آواگون عقل کے ترازو میں	〃	۱۲۵
دی نیچل آف دی فونڈر آف احمدیہ موومنٹ	انگریزی	۴
نور دین رنہ	اردو	۲
درس القرآن	〃	۲
حضرت نبی پاک کے فرمان امن و آزادی	〃	۱۴
آنحضرت صلعم کی غیر مسلموں سے رواداری	〃	۱۴
متفرق ضخیم کتب	〃	۱۲۵
متفرق پمفلٹ (۱۶ صفحات والے)	〃	۸۶۰
متفرق ٹریکٹ (دو ورقہ)	〃	۱۶۰۰

دعوت ولیمہ

قادیان ۹ر جنوری - آج بعد نماز مغرب مولوی بشیر احمد صاحب فاضل بی - اے - گیانی نے اپنے مکان پر اپنی دعوت ولیمہ دی - جس میں متعدد مقامی درویشان کو مدعو کیا - موصوف حال ہی میں قادیان سے بہار سے شادی کر کے مورخہ ۸ ہی کو قادیان آئے تھے -

اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین ✣

ربوہ میں جماعت احمدیہ کے اڑسٹھویں سالانہ جلسہ کا پروگرام

پہلا دن - ۲۲ر جنوری ۱۹۶۰ء بروز جمعہ

پہلا اجلاس

۱۵-۹ تا ۴۵-۹ - تلاوت قرآن کریم و نظم

۴۵-۹ تا ۱۵-۱۰ - افتتاحی تقریر - سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ -

۱۵-۱۰ تا ۰۰-۱۱ - تعلق باللہ - صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم - اے - آکسن

۰۰-۱۱ تا ۴۵-۱۱ - طوفان نوح - جناب مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری - ربوہ

۴۵-۱۱ تا ۰۰-۱ - تیاری نماز -

۰۰-۱ تا ۴۵-۱ نماز جمعہ و عصر -

دوسرا اجلاس

۴۵-۱ تا ۰۰-۲ - تلاوت قرآن کریم و نظم

۰۰-۲ تا ۴۵-۲ - آنحضرت صلعم اور عبادات - جناب میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ راولپنڈی

۴۵-۲ تا ۳۰-۳ - جماعت احمدیہ کی علمی خدمات - مولانا عبد المالک صاحب فاضل - مربی سلسلہ احمدیہ کراچی -

دوسرا دن - ۲۳ر جنوری ۱۹۶۰ء بروز ہفتہ

پہلا اجلاس

۱۵-۹ تا ۳۰-۹ - تلاوت قرآن کریم و نظم

۳۰-۹ تا ۱۵-۱۰ - ہماری تبلیغی مساعی کا اثر غیر ممالک میں - صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بی - اے وکیل التبشیر تحریک جدید - ربوہ -

۱۵-۱۰ تا ۰۰-۱۱ - ذکر حبیب - حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم - اے -

۰۰-۱۱ تا ۱۰-۱۱ - وقفہ برائے اعلانات

۱۰-۱۱ تا ۵۵-۱۱ - احمدی مردوں و عورتوں کیلئے حضرت مسیح موعودؑ کے نصائح - مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ بلاد عربیہ و انگلستان

۵۵-۱۱ تا ۰۰-۱ - تیاری نماز

۰۰-۱ تا ۴۵-۱ - نماز ظہر و عصر -

دوسرا اجلاس

۴۵-۱ تا ۰۰-۲ - تلاوت و نظم

۲ بجے سے تقریر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

تیسرا دن - ۲۴ر جنوری ۱۹۶۰ء بروز اتوار

پہلا اجلاس

۱۵-۹ تا ۳۰-۹ - تلاوت نظم

۳۰-۹ تا ۱۵-۱۰ - اسلام میں خلیفہ کا مقام - ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر ایم - اے - پی ایچ ڈی - مبلغ امریکہ -

۱۵-۱۰ تا ۱۵-۱۱ - آخروی زندگی - چوہدری ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت ہیگ

۱۵-۱۱ تا ۳۰-۱۱ - وقفہ برائے اعلانات

۳۰-۱۱ تا ۱۵-۱۲ - پاکستان میں مسیحیوں کی تبلیغی اور ہمارا فرض - جناب مولانا ابو العطا صاحب پروفیسر ٹی - آئی کالج ربوہ

۱۵-۱۲ تا ۰۰-۱ - تیاری نماز -

۰۰-۱ تا ۴۵-۱ - نماز ظہر و عصر -

دوسرا اجلاس

۴۵-۱ تا ۰۰-۲ - تلاوت و نظم

۰۰-۲ بجے سے تقریر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

"انسان کے بنیادی حقوق"

اس مضمون کی دوسری قسط آئندہ اشاعت میں دی جائے گی - یہ پرچہ زیر نظر میں مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقا پوری فاضل کا ایک دوسرا ضروری مضمون شریک اشاعت ہونے کی وجہ سے یہ قسط روک لی گئی ہے - (ایڈیٹر)

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب ناقد فاضل انسپکٹر بیت المال

از ۱/۶۰ ۱۰ — تا — ۴/۶۰ ۲۰

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے عہدیداران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب ناقد فاضل انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق از ۱/۶۰ ۱۰ تا ۴/۶۰ ۲۰ بغرض معائنہ حسابات و وصولی چندہ جات دورہ کر رہے ہیں۔ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ سے توقع ہے کہ وہ اس سلسلہ میں انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	روانگی از جماعت	تاریخ روانگی	رسیدگی در جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	کیفیت
۱	قادیان	۱/۶۰ ۱۰	بجوپورہ	۱/۶۰ ۱۱	۱	
۲	بجوپورہ	۱۲	انبیٹھ	۱۲	۲	
۳	انبیٹھ	۱۴	انجولی	۱۵	۱	
۴	انجولی	۱۶	دہلی	۱۶	۲	
۵	دہلی	۱۸	سانڈھن	۱۹	۳	
۶	سانڈھن	۲۱	کشن گڑھ	۲۲	۱	
۷	کشن گڑھ	۲۳	بجے پور	۲۳	۲	
۸	بجے پور	۲۶	راٹھ	۲۷	۱	
۹	راٹھ	۲۹	مسکرا	۲۹	۱	
۱۰	مسکرا	۳۱	مودھا مع کمریا	۳۱	۲	
۱۱	مودھا مع کمریا	۲/۶۰ ۲	جھانسی	۲/۶۰ ۳	۱	
۱۲	جھانسی	۳	کانپور	۳	۳	
۱۳	کانپور	۶	کرمل	۷	۱	
۱۴	کرمل	۹	علی پور کھیڑہ	۹	۱	
۱۵	علی پور کھیڑہ	۱۰	ننگلہ گھنو	۱۱	۲	
۱۶	ننگلہ گھنو	۱۳	صالح نگر	۱۴	۲	
۱۷	صالح نگر	۱۶	امروہہ	۱۶	۲	
۱۸	امروہہ	۱۹	سردار نگر	۱۹	۱	
۱۹	سردار نگر	۲۱	بریلی	۲۱	۱	
۲۰	بریلی	۲۳	شاہجہانپور مع کٹیا	۲۳	۳	
۲۱	شاہجہانپور	۲۶	لکھنؤ	۲۷	۱	
۲۲	لکھنؤ	۲۹	گونڈہ	۲۹	۱	
۲۳	گونڈہ	۳/۶۰ ۱	فیض آباد	۳/۶۰ ۱	۱	
۲۴	فیض آباد	۳	مجھ دہی	۴	۱	
۲۵	مجھ دہی	۵	بنارس	۶	۱	
۲۶	بنارس	۸	آرہ	۸	۱	
۲۷	آرہ	۱۰	پٹنہ	۱۰	۱	
۲۸	پٹنہ	۱۱	مظفر پور	۱۲	۲	
۲۹	مظفر پور	۱۵	مونگھیر	۱۶	۲	
۳۰	مونگھیر	۱۸	چک مسکن	۱۸	۱	
۳۱	چک مسکن	۱۹	اوریں	۱۹	۱	
۳۲	اوریں	۲۰	قاضی پور ملکی	۲۱	۳	
۳۳	قاضی پور ملکی	۲۵	بلاری	۲۵	۲	
۳۴	بلاری	۲۸	بھاگلپور	۲۹	۲	
۳۵	بھاگلپور	۴/۶۰ ۱	یرہ پورہ	۴/۶۰ ۱	۱	
۳۶	یرہ پورہ	۲	آڑھا	۳	۱	
۳۷	آڑھا	۵	رانچی	۶	۱	
۳۸	رانچی	۸	جمشید پور	۸	۲	
۳۹	جمشید پور	۱۱	موسیٰ بنی مائینز	۱۱	۳	
۴۰	موسیٰ بنی مائینز	۱۵	سوبھنڈار	۱۵		
۴۱	سوبھنڈار	۱۶	کلکتہ	۴/۶۰ ۱۷	۳	
۴۲	کلکتہ	۴/۶۰ ۲۰	—	—		

ادائیگی زکوٰۃ — اور — احباب جماعت

زکوٰۃ اسلام کے شرعی ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تقریباً ہر جگہ نماز کے حکم کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم بھی فرمایا ہے۔ اور جس طرح ایک تارک نماز خدا تعالیٰ کے نزدیک مجرم ہے۔ اسی طرح ایک صاحب نصاب کا زکوٰۃ ادا نہ کرنا اسے قابل مواخذہ بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں ادائیگی زکوٰۃ سے متعلق سختی سے تاکید فرمائی ہے اور اس طرح سے پہلو تہی کرنے والوں کے لئے عذاب کی خبر دی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلعم فرماتے ہیں جس شخص کو خدا تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اس میں سے زکوٰۃ ادا کر کے اللہ تعالیٰ کا حصہ ادا نہ کیا۔ قیامت کے روز اس کا مال ایک سانپ کی شکل میں اس کے سامنے کھڑا کیا جائے گا۔ اور ایسے شخص کے گلے میں بطور طوق ڈالا جائے گا۔ اور وہ سانپ اُسے کہے گا کہ میں تیرا وہ مال اور خزانہ ہوں جس کی تو نے زکوٰۃ ادا نہ کی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جب عرب کے بعض قبائل نے ادائیگی زکوٰۃ سے انکار کیا۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسے لوگوں سے جنگ کی اور فرمایا۔ اگر کوئی اُونٹ کے ایک گھٹنا باندھنے والی رسی کے برابر بھی زکوٰۃ دینے سے انکار کرے گا تو میں اس سے جنگ کروں گا۔ یہاں تک کہ وہ زکوٰۃ ادا کرے۔

تاریخ اسلام میں سوائے زکوٰۃ کے کسی اور فریضہ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے جنگ کا ہونا ثابت نہیں۔ پس ظاہر ہے کہ فریضہ کی ادائیگی کس قدر لازمی اور ضروری ہے۔

امید ہے کہ جماعت احمدیہ ہندوستان کے جملہ افراد اس اہم فریضۂ اسلام کی ادائیگی کی طرف فوری متوجہ ہوں گے۔ اور جماعتوں کے سیکرٹریان مال اپنے اپنے حلقہ کے صاحب نصاب افراد اور ان کے ذمہ زکوٰۃ کی تشخیص کر کے جلد از جلد نظارت ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں گے۔ نیز جن کے ذمہ ادائیگی زکوٰۃ کی رقم واجب ہو چکی ہو۔ اُن کو چاہیئے کہ وہ زکوٰۃ کی واجب رقوم مرکز میں بھجوا کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام احباب جماعت کو اس کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

وقف جدید کے نئے سال کا آغاز اور احباب جماعت کا فرض

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کے نئے سال کا آغاز فرماتے ہوئے جو تحریک احباب جماعت میں فرمائی ہے وہ آپ اخبار بدر مورخہ ۷ جنوری ۱۹۶۰ء میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ دفتر ہذا کی طرف سے جملہ جماعتوں کو فارم وعدہ جات چندہ وقف جدید بھجوائے جا رہے ہیں۔

حضور کے ارشاد کی روشنی میں جملہ عہدیداران جماعت اور مبلغین کا فرض ہے کہ وہ احباب جماعت پر وقف جدید کی اہمیت واضح کریں اور وعدہ جات لے کر جلد از جلد دفتر ہذا میں ارسال فرما دیں۔

انچارج دفتر وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

صدر صاحبان، سیکرٹریان مال اور سیکرٹریان تحریک جدید توجہ فرما دیں

وعدہ جات چندہ تحریک جدید جلد بھجوائے جائیں :

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کیلئے ارشاد اور فارم وعدہ جات چندہ تحریک جدید جماعتوں کو بھجوا کر درخواست کی گئی تھی کہ فہرست وعدہ جات مکمل کر کے جلد از جلد ارسال فرمائیں لیکن ابھی بہت سی جماعتوں کی طرف سے وعدہ جات موصول نہیں ہوئے۔ گو وعدہ جات بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۸ فروری ہے لیکن فاستبقوا الخیرات کی تعمیل میں ہمیں وعدہ جات جلد از جلد بھجوا کر سابقون میں شامل ہونا چاہیئے۔ اس تحریک کی اہمیت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے معلوم کیے الفاظ میں یہ ہے :-

"یہ تحریک اتنی اہم تھی کہ اگر ایک مرتے ہوئے با ایمان انسان کے کانوں میں پہنچ جاتی تو اس کی رگوں میں خون دوڑنے لگتا اور وہ سمجھتا کہ میرے خدا نے مرنے سے پہلے ایک ایسی تحریک کا آغاز کرا کر اور مجھے اس میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرما کر میرے لئے جنت کو واجب کر دیا ہے۔"

تحریک جدید کے ذریعہ سے اب تک جو عظیم الشان تبلیغی نتائج ظاہر ہو چکے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ کسی وضاحت کے محتاج نہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مخلصین جماعت اپنی ذمہ داریوں کو پہلے سے بہتر طور پر محسوس کرتے ہوئے قربانی کے میدان میں اپنا قدم آگے بڑھائیں اور اپنے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے وعدہ بیعت کو عملی طور پر پورا کر کے خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

امید ہے کہ جماعتوں کے عہدیداران مال اور مبلغین صاحبان جماعت کے تمام دوستوں میں چندہ تحریک جدید کی اہمیت و[illegible] اس امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے آخر جنوری تک بقایا وعدوں کی فہرستیں بھجوا کر ممنون فرمائیں گے اور کوشش کریں گے کہ جماعت کا کوئی فرد بھی اس میں حصہ لینے سے محروم نہ رہ جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

[illegible] تحریک جدید قادیان

خبریں

نئی دہلی ۱۱ جنوری۔ مغربی سرحدوں کے جھگڑوں کے متعلق بھارت اور پاکستان کے مابین پانچ روزہ وزارتی کانفرنس کے بعد آج شام ایک مشترکہ اعلان جاری کیا گیا۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ جن پانچ متنازعہ علاقوں کے بارے میں سمجھوتہ ہوا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔ ۱۔ چک لدھیکے (۲) سریا مریا (۳) حسینی والا (۴) سلیمانکی ہیڈ ورکس۔ دونوں دیشوں میں کچھ متنازعہ سرحدی جھگڑا ابھی طے نہیں ہوا۔ اور دونوں نے ہی اس بارے میں مزید اعداد و شمار جمع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پہلے چار جھگڑے دونوں دیشوں کی سرکاروں نے کے مابین ریڈکلف ایوارڈ کی تعریح کے متعلق اختلاف رائے کی وجہ سے پیدا ہوئے جو سمجھوتہ ہوا ہے اس کے مطابق ایوارڈ کی طے شدہ تعریح کے مطابق سرحد میں رد و بدل کر لیا جائے گا۔ معاہدہ پر بھارت کی طرف سے وزارت برائے امور کامن ویلتھ کے سیکرٹری شری ایم۔ جے دیسائی اور پاکستان کی طرف سے ایم۔ جے خواس نے دستخط کئے۔ معاہدہ کے ماتحت پاکستان نے چک لدھیکے اور بھارت نے تین دیہات سریا مریا۔ نکو سرحت سنگھ اور بیٹھا نکے پر اپنا دعوے ترک کر دیا ہے۔ حسینی والا ہیڈ ورکس کے معاملہ میں یہ طے کیا گیا ہے کہ اضلاع فیروزپور اور لاہور کے مابین ضلع سرحد ہی دونوں دیشوں کے مابین سرحد ہو گی اس کا مطلب یہ ہے کہ موجودہ پوزیشن میں کوئی رد و بدل نہ کی جائے گی۔ سلیمانکی ہیڈ ورکس کے بارے میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ ضلع کی سرحد میں کچھ رد و بدل کی جائے تا کہ ہیڈ ورکس پر اور بند کے اس حصہ پر پاکستان کا قبضہ رہ سکے جو ریڈکلف ایوارڈ کے مطابق اسے ملنا چاہیئے۔ دہلی کے معتبر حلقوں کے مطابق کوئی علاقہ حوالے کرنے یا اپنے قبضہ میں لینے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ یہ تو ریڈکلف ایوارڈ کی تعریح کا سوال ہے اور اس تعریح کے نتیجہ میں سرحد میں معمولی رد و بدل کی بات ہی ہے۔ سرحد کی رد و بدل میں کوئی آبادی والا علاقہ ماخوذ نہیں اسلئے آبادی کے منتقل کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

بنگلور ۱۱ جنوری۔ آل انڈیا کانگرس کے جنرل سیکرٹری شری صادق علی نے آج یہاں اخباری نمائندوں کو بتایا کہ کانگرس کے ۶۵ ویں سالانہ سیشن میں جو کہ آج ۱۲ جنوری سے ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں شروع ہو رہا ہے۔ زیادہ تر ملک کی اقتصادی صورت حال اور تیسرے پانچسالہ پلان پر ہو گا۔ لیکن اگر ملک کے حالات کا تقاضا کسی دوسری صورت حال پر زیادہ زور دینے یا پلان کے کسی خاص پہلو کو اولین ترجیح دیئے جانے کا ہوا ورکنگ کمیٹی اس کا اشارہ دے دیگی۔ آپ نے کہا تیسرا پانچسالہ پلان ملک کی ترقی کے لئے بے حد اہمیت رکھتا ہے۔ اس لئے ملک اور قوم کو اس طرف توجہ دینی ہو گی۔ انڈین حالات اجلاس کا بڑا ریزولیوشن پلاننگ اور اقتصادی صورت حال کے بارے میں ہو گا۔ آپ نے بتایا کہ بھارت چین سرحدی جھگڑا آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس اور کھلے ریشن میں زیر غور آئے گا۔ بین الاقوامی صورت حال کے ریزولیوشن میں عالمی کشیدگی میں کمی اور حوصلہ افزا صورت حال کا خاص طور پر ذکر کیا جائے گا۔

انبالہ ۱۱ جنوری۔ گورنر پنجاب شری گیڈگل نے انجمن ترقی اردو پنجاب کے ایک ڈیپوٹیشن کو بتایا کہ اردو کو پنجاب میں علاقائی بھاشا قرار دینا خارج از امکان ہے۔ تاہم صوبہ میں اردو کو جاری رکھنے اسکی ترقی کے لئے دیگر تمام ممکن کارروائیاں کی جائیں گی۔ ڈیپوٹیشن نے گورنر کو دس نکاتی میمورنڈم دیا تھا۔ اس میں مانگ کی گئی تھی کہ اردو کو ہندی اور پنجابی کے ساتھ ساتھ پنجاب کی تیسری علاقائی بھاشا قرار دیا جائے۔ سکولوں اور کالجوں میں اردو کی تعلیم اور ٹیچروں کی ٹریننگ کے انتظامات کئے جائیں۔ اردو کے ادیبوں کو ان کی تخلیقات پر انعامات دیئے جائیں۔ اور سرکاری سطح پر اردو کے نادر مسودات اور دیگر تاریخی دستاویزات کے تحفظ کے اقدامات کئے جائیں۔ تیسرے پلان میں اردو کی ترقی کے لئے فنڈ وقف کیا جائے اور انجمن کو گرانٹ دی جائے۔ گورنر نے یقین دلایا کہ مزید مطالبات برائے غور حکومت کو بھیجویں گے۔

نئی دہلی ۱۱ جنوری۔ وزارت آبادکاری کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ بمبئی۔ یوپی مدھیہ پردیش۔ آندھرا پردیش۔ میسور کیرلہ اڑیسہ، بہار، دہلی اور راجستھان میں متروکہ نکاسیوں کی ۶۵۰ وقف کردہ جائدادیں سنے واگذار کر دیئے ہیں۔ اور یہ وقف جائدادیں صوبوں کے وقف بورڈ یعنی مجلس اوقاف اور دیگر اداروں کے حوالے کر دی گئی ہیں۔ ہاں اس کام میں کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔ کیونکہ وہاں مسلمانوں کی تعداد کافی ہے۔ پنجاب میں بھی ۸۰ کے قریب مسجدیں واگذار کر دی گئی ہیں۔ اور جالندھر، لدھیانہ، انبالہ، کرنال، رہتک شملہ، امرتسر، پیر کوٹ میں سے متولی مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ مگر ابھی پنجاب میں کچھ نکاسی ٹرسٹ ایسے ہیں جو کہ واگذار نہیں کئے گئے۔ کیونکہ مسلمان یہاں سے مجموعی طور پر نکاس کر گئے تھے اور مقامی مسلم آبادی میں سے اچھے متولی نہیں ملتے۔ (پرتاپ ۱۲/۱/۶۰)

حیدرآباد ۱۱ جنوری۔ آندھرا کی نئی وزارت نے جس کے مکھیہ منتری شری ڈی سنجیویا سری جن لیڈر ہیں آج حلف لے لیا۔ تلنگانہ کے لیڈر شری کے وی رنگا ریڈی اب مکھیہ منتری بنائے گئے ہیں۔ وزارت میں جو وزیر شامل کئے گئے ہیں ان میں شری الورائی ستیہ نارائن راجو بھی شامل ہیں۔ جو کہ کانگرس کے جنرل سیکرٹری تھے۔ وزراء میں ایک مسلم خاتون شریمتی معصومہ بیگم بھی شامل ہیں۔

گوہاٹی ۱۱ جنوری۔ وزیر اعظم شری نہرو نے آج یہاں کہا کہ نیفا کے شمال مشرقی علاقوں ناگالینڈ، منی پور اور تری پورہ کو آسام کے ساتھ ایک انتظامیہ یونٹ کے ماتحت لانے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ وہ آج صبح گوہاٹی کو روانگی سے پہلے اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ان میں سے ہر علاقہ کے اپنے اپنے مسائل ہیں اور اگر انہیں آسام سے وابستہ کیا گیا تو اس سے آسام کئی پیچیدہ مسائل کے بوجھ تلے دب جائے گا۔ صرف بھارت سرکار ہی اپنے وسائل سے پوربی سرحد کی ان مختلف یونٹوں کے مسائل سے نپٹ سکتی ہے جب ایک نامہ نگار نے دریافت کیا کہ نیفا علاقہ کو بانی بھارت پر کب تک بند رکھا جائے گا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ محسوس کیا جانا چاہیئے کہ یہ علاقہ فوجی اہمیت کا ہے اور آپ کو اس پر بحث کرنے کے متعلق سوچنا بھی نہ چاہیئے۔

انبالہ ۱۱ جنوری۔ گورنر پنجاب شری گیڈگل نے آج ایک مقامی مندر میں درشانتی جاپ یگیہ کے موقعہ پر جو ۱۵ فروری تک جاری رہے گا تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سیاست کو عبادت گاہوں سے دور رکھنا چاہیئے۔ ہمارے تمدنی ورثہ کا تقاضا ہے کہ سیاسی مسائل مندروں اور گوردواروں میں زیر بحث نہ لائے جائیں۔

محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی بھوبنیشور میں آمد

از مکرم سید فضل الرحمٰن صاحب بی۔اے۔ نائب پراونشل امیر اڑیسہ

(بتوسط نظارت دعوت و تبلیغ قادیان)

مکرم ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی آمد کے متعلق Tourist Information Bureau سے معلوم ہوا کہ موصوف بذریعہ ہوائی جہاز یکم جنوری ۱۹۶۰ء کو ایک بج کر دس منٹ پر بعد دوپہر پہنچیں گے۔ بیورو کے افسر سے معلوم ہوا کہ وہ صرف رات دس بجے تک یہاں ٹھہریں گے۔ انہیں آنڈ گنڈریا میں اتکل یونیورسٹی، کونارک اور پوری جانا ہے اور جماعت کی پارٹی کی تقریب بھی۔ کمی وقت کی وجہ سے پروگرام میں تبدیلی کرنا پڑی اور پارٹی کی بجائے جماعت کی طرف سے چائے کی تجویز کی گئی۔

وقت مقررہ پر ہم افراد جماعت جن کی تعداد تیس کے قریب تھی ہوائی اڈہ پر پہونچے۔ ایک بجے جہاز نمودار ہوا۔ محترم ڈاکٹر صاحب کو ہار پہنائے گئے۔ افراد جماعت کے ساتھ فوٹو لیا گیا۔ اور سب سے تعارف کرایا گیا۔ آپ نے سب سے معانقہ فرمایا۔ چونکہ جمعہ کا وقت تھا اسلئے سب کے مشورہ سے Rest House پہنچ کر محترم ڈاکٹر صاحب کے کمرہ میں ہی نماز جمعہ ادا کی گئی۔ نماز کے بعد ڈاکٹر صاحب لنچ کے لئے تشریف لے گئے۔ اور لنچ کے بعد ڈاکٹر صاحب کا دوسرا جگہوں پر جانے کا پروگرام تھا۔ جہاں سے رات کو تقریباً نو بجے واپسی ہوئی۔ اور پونے دس بجے رات Station Express کے ذریعہ ڈاکٹر صاحب واپس تشریف لے گئے۔